اطیعواللہ واطیعوالرسول کسے کہتے ہیں۔۔۔۔

پارٹ نمبر ۱

(حصہ اول)

اطیعواللہ و اطیعوالرسول کسے کہتے ہیں۔۔۔۔

خواتین وحضرات!

یادرکھیں اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن پاک میں یہ کہیں حکم نہیں دیا۔ کہ اللہ کی اطاعت کرو یا رسول کی اطاعت کرو یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہرگز یہ اجازت نہیں دی کہ آپ کا دل کرے تو آپ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ آپ کا دل چاہے تو آپ رسول ﷺ کی اطاعت کریں، دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوگی۔ بلکہ اللہ تعالی نے یہ حکم دیا ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو... مگر فرقہ پرست رسول ﷺ کی اطاعت کے بجائے نام نہاد اماموں محدثین صحابہ تابع تابعین اور نہ جانے کن کن کی اطاعت کرواتی ہے ۔

ہر امت کا ایک ہادی یعنی رہنما ہوتا ہے۔ اور ہمارے ہادی صرف رسول ﷺ ہیں ۔ جنہوں نے ہمیں ہدایت یعنی قرآن پاک دیا اور ہمیں قرآن پاک سے خبردار کیا ہے۔

رسول ﷺ ہمارے رہنما ہیں۔

سورہ رعد آیت 6 پارہ 13

اور وہ لوگ جو کافر ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔ اور ہر قوم کیلیے ایک ہادی ہوتا ہے۔ یعنی ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔ یعنی رہنما ہوتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر قوم کا ایک ہادی ہوتا ہے۔ اور رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں کے ہادی ہیں۔ یعنی ہدایت دینے والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک ۔

یادرہے کہ ہر امت کا ایک ہادی یعنی رہنما ہوتا ہے۔ اور ہمارے ہادی صرف رسول ﷺ ہیں ۔ ہمارے ہادی ہرگز نام نہاد امام ہزاروں راوی اور تابع تابعین نہیں ہیں۔۔۔ رسول ﷺ ہمارے رہنما ہیں۔

یادرہے کہ ہم نے اپنا رہنما رسول ﷺ کو ماننا ہے۔ ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں۔

مگر فرقہ پرست رسول کی اطاعت کی آڑ میں احادیث کے زریعے قرآن پاک کی تشریح کرتے ہیں.. پھر تشریح پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور قرآن پاک کے حکم کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں.... جیسا کہ اللہ تعالی نے فرقے نہ بنانے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالی کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے تو فرقہ پرستوں نے تشریح کی آڑ میں فرقے بنا لیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو

چھوڑ دیا۔یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کو پسِ پشت ڈال دیا... یعنی اپنے باپ دادا کے اماموں کی حدیث کے مطابق رسول کی اطاعت کر لی ۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم ریجکٹ کر دیا۔اور ان فرقہ پرستوں کا کہنا ہے۔کہ دراصل رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی ہے۔۔۔۔
ایمان داری سے جواب دیں کہ لوگوں نے کس کو معبود یعنی رب بنایا۔کس کا حکم مانا۔اللہ تعالیٰ کا یا اپنے باپ دادا کے اماموں کا۔۔۔ظاہر ہے کہ لوگوں نے اپنے باپ دادا کے اماموں کی بندگی کی۔اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو ریجکٹ کر دیا۔۔۔ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا کیا حشر ہوگا۔دیکھتے ہیں۔

آئیں تین مثالوں میں غور کرتے ہیں جو ایک جیسی ہیں۔گروہ بندی یعنی تفرقہ بازوں کا قرآن پاک کے ساتھ رویہ دیکھیں۔۔قرآن پاک کے علم کی اطاعت نہ کرنے والوں کی مدد کوئی نہیں کر سکتا۔۔قرآن پاک کے علم کی اطاعت نہ کرنے والے مشرک ہیں ظالم ہیں۔اور کافر ہیں۔۔۔

یہ آیات جو ایک جیسی ہیں۔گروہ بندی یعنی تفرقہ بازوں کا قرآن پاک کے ساتھ رویہ دیکھیں۔

سورہ رعد۔آیات 36 تا 37۔پارہ 13۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں گروہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں۔ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیعو اللہ واطیعو الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی یعنی فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے۔
اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔اگر ہم فرقوں کی اطاعت کرتے ہیں تو مشرک ہیں۔

آئیں اسی طرح کی ایک آیت اور دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیات 145 کا آخری حصہ اور 146 تا 147 پارہ نمبر 2 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور اگر تم نے اس علم کے بعد جو تمہارے پاس پہنچ چکا ہے ان کے خواہشات کی اطاعت کی۔تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں مگر ان میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے سچ کو چھپا رہا ہے یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے لہٰذا تم اس کے متعلق ہرگز شک میں نہ رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے یہ قرآن سچ ہے اور ہمیں اس کے متعلق ہرگز شک نہیں کرنا چاہئے۔قرآن پاک کے علم کے بعد کسی علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے۔

خواتین وحضرات آئیں اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیت 120 تا 121 پارہ نمبر 1 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور آپ سے یہود اور نصاریٰ اس وقت تک راضی نہ ہونگے جب تک آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کرنے لگیں۔کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد ان کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو خطاب کرنے کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور

اگر آپ نے علم آنے کے بعد لوگوں کے خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔یعنی فرقے بنالے ۔وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا ۔کہ تین مثالیں دیں گئی۔پہلی مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو مشرک کہا گیا۔دوسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو ظالم کہا گیا۔تیسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو کافر کہا گیا۔

تمام لوگ جو قرآن پاک کے ساتھ کسی اور علم کی اطاعت کرتے ہیں۔وہ مشرک ہیں ظالم ہیں اور کافر ہیں۔سب کے نام رسول ﷺ کا پیغام ہے۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی اصلی ہدایت ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے ۔یعنی قرآن پاک کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے۔ وہ ایمان والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم نے ان تین مثالوں سے سیکھا۔کہ قرآن پاک آنے کے بعد جو لوگ اپنے فرقے کی اطاعت کریں گے ۔ وہ مشرک ہیں۔وہ ظالم ہیں۔اور کافر ہیں۔

فرقہ پرست قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں جس سے وہ گمراہی خریدتے ہیں۔۔۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنالیتے ہیں ،اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو بیچ کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔لہذا وہ کافر ہیں۔

6) سورہ المائدہ— آیت 45

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اردو ترجمہ

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے، وہی ظالم ہیں۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنالیتے ہیں ،اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو بیچ کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔لہذا وہ ظالم ہیں۔

7) سورہ المائدہ— آیت 47

عربی متن:

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اردو ترجمہ:

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے، وہی فاسق ہیں۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنالیتے ہیں ،اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو بیچ کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔لہذا وہ فاسق ہیں۔

قرآن پاک کا ایک صفاتی نام اللہ کا راستہ ہے۔

سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29

’’بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنا لے۔‘‘

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سورہ ’دہر‘‘ آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

’’بے شک یہ قرآن تو نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنا لے۔‘‘

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں۔

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے۔اور ہم نے پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں۔

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

کہ اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی۔۔رسول ﷺ قیامت والے دن قرآن پاک کے لیے گواہی دیں گے۔کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود تھی۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری تھی۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی تھی۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ تمام فرقہ پرست کہتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت نہیں ہے۔اس اعتراض کے لیے وہ دلائل کے طور پر نماز روزہ حج زکات کا نام لیتے ہیں۔اور الحمدللہ میں نے ان موضوعات کو قرآن پاک سے دکھایا ہے۔کہ فرقہ پرستوں کا یہ الزام بیہودہ ہے۔۔۔قیامت والے دن جب رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت تھی۔تو یہ رسول ﷺ کو کیا جواب دیں گے۔۔۔

خواتین وحضرات!

تمام فرقہ پرست قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں۔اور اس کے زریعے وہ لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔

سورہ النساء۔آیت 44 تا 45۔پارہ نمبر 7

کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا ہے۔جنہیں کتاب کا کچھ علم دیا گیا ہے۔جس سے وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ آپ بھی راستے یعنی قرآن پاک سے بھٹک جاؤ۔اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کافی ولی ہے۔اور مددگاری کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن کے پاس قرآن پاک کا تھوڑا سا علم ہوتا ہے۔وہ اس سے گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ بھی راستے یعنی قرآن پاک سے بھٹک جائیں اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے تمہاری سرپرستی اور مدد کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ نبی کریمؐ کے دشمن ہیں وہ قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں اور اس علم کو لوگوں کے گمراہ کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں یہ لوگ دراصل نبی ﷺ کے

دشمن ہیں جو قرآن پاک کی تعلیمات سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اس سلسلے میں فرقے اختیار کرنے والوں کو دیکھ لیجیے۔ قرآن پاک فرقہ بنانے سے منع کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے کا حکم دیتا ہے۔ اور مرتے دم تک مسلم رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اس طرح فرقہ پرست مسلم بننے کے بجائے فرقہ پرست بن کر زندگی گزارتے ہیں۔ کافر بن کر زندگی گزارتے ہیں۔ اور نہ جانے یہ کس طرح گمراہی خرید رہے ہیں۔

سوال نامہ یہ ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟

کیا ہمارے دو معبود ہیں۔ یعنی کیا ہمارے دو رب ہیں۔ جبکہ رسول ﷺ نے سارے قرآن پاک میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یعنی رسول ﷺ نے صرف اور صرف ایک رب کی طرف بلایا۔ اور ایک رب کی بندگی کا پیغام دیا۔ اگر رسول ﷺ ایک رب کے ساتھ کسی اور کی طرف بلاتے یا کسی اور کی بندگی کا پیغام دیتے۔ تو یہ شرک ہوتا۔۔۔ چاہے یہ زات رسول ﷺ کی اپنی زات ہی کیوں نہ ہوتی۔۔۔

تمام فرقے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ ان سے سوال ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہمارے دو خدا ہیں۔ ایک قرآن پاک نازل کرنے والا خدا جس کے پاس ہم سب نے جانا ہے اور دوسرے ہمارے فرقے کے نام نہاد مفسر جو کسی فرقے کا بانی ہوتا ہے۔ یعنی فرقہ بنانے والا؟ یعنی وہ شخص جو اپنے فرقے کے لیے قرآن پاک کی تفسیر لکھتا ہے۔ اس طرح ہر فرقے کی تفسیر لکھنے والا الگ سے تفسیر لکھتا ہے۔ اس طرح فرقے کی بنیاد رکھتا ہے۔ جس کی آڑ میں وہ اپنے فرقے کی طرف بلاتا ہے۔ اور قرآن پاک کے بجائے اپنے فرقے کو سچا ثابت کرنے کے لیے تن من کی بازی لگاتا ہے۔ اور اس نام نہاد مفسر کی غلامی کرنے والے تن من کے ساتھ ساتھ دھن کی بازی بھی لگاتے دیتے ہیں۔

میرا سوال ہے۔

یعنی کیا ہم لوگ دو خداؤں کے جواب دہ ہیں۔ ایک تو وہ خدا جس نے آسمانوں کو تھام رکھا ہے۔ اور دوسرے وہ فرقے جو زبردستی ہمارے خدا بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔
کیا ہم نے اپنے رب کو بھی جواب دینا ہے۔ اور اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کو بھی جواب دینا ہے۔ میرا مطلب ہے۔ کہ کیا ہر فرقے کا نام نہاد مفسر ہر ہر فرقے کا حساب لے گا۔ کیا اسی لیے لوگ فرقوں کے لیے لڑ رہے ہیں۔ اسی کام کے لیے مر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے نام نہاد مفسروں سے بہت ڈرتے ہیں۔
میرا تمام فرقہ پرستوں سے سوال ہے۔ کہ تہتر فرقے ہوں گے۔ کیا ہر فرقے کا حساب نام نہاد مفسر لے گا۔ پھر میرا سوال ہے۔ کہ وہ کن سے حساب لے گا۔ جس نے اس کے فرقے کی اطاعت کی۔ یا دوسرے بہتر فرقوں کا حساب کتاب کریگا۔ جو اس کی مخالفت میں تھے۔
اب آپ کا جواب ہے۔ کہ میں کیسی باتیں کر رہی ہوں۔ میرا تو دماغ خراب لگتا ہے۔ ان نام نہاد مفسروں کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ کہ وہ کسی سے حساب کتاب کریں۔ اور حساب کتاب تو صرف اور صرف اللہ رب العزت فرمائیں گے۔ تو پھر میرا تمام فرقہ پرستوں سے سوال ہے۔ کہ رسول ﷺ ہمارے پاس قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔ یا یہ نام نہاد مفسر۔ جو سارے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی تحریر کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کو قرآن پاک میں غور کرنے ہی نہیں دیتے۔ اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ اور مختلف قسم کی کہانیوں میں الجھائے رکھتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو بھی اجازت نہیں دی۔ کہ وہ خود سے کوئی بات شامل کریں۔ اور نہ رسول ﷺ کو قرآن پاک میں تبدیلی کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ تو پھر نام نہاد مفسروں کو کس نے اختیار دیا۔ کہ وہ رسول ﷺ کا نام لے کر تفسیر کی آڑ میں قرآن پاک کو بدل دیں۔ اور اسطرح قرآن پاک کے سچ کو چھپا دیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ کام رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں قرآن پاک کو جھٹلانے کی خاطر کیا گیا۔ آپ قرآن پاک کھولیں تو آپ دیکھیں گے۔ کہ اس سارے سفر میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے کے سوا کوئی کارنامہ نہیں کیا۔ جب آپ ان کی باتوں پر عمل کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر کو کیوں فوقیت دی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر کو کیوں عزت دی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر کو کیوں اہمیت دی۔ ان کی بندگی یعنی غلامی کیوں کی۔
پھر رسول ﷺ کو کیا جواب دیں گے۔ جب رسول ﷺ فرمائیں گے۔ سورہ فرقان ایت نمبر 30 کہ اے میرے رب بیشک میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔۔ تو پھر آپ رسول ﷺ کو کیا جواب دیں گے۔ کیا کریں گے۔ زرا سوچیے۔۔۔۔۔۔
خواتین وحضرات!

فرقہ پرست سمجھتے ہیں کہ وہ دین کی بہت خدمت کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔ سورہ انعام ایت نمبر دیکھیں 159

فرقہ پرستوں کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں ہے۔ کہ انہوں نے فرقے کیوں بنائے ہیں۔ اور احادیث کے ذریعے قرآن پاک کو کیوں چھپاتے ہیں۔
بس وہ بہت خوش ہیں کہ وہ قرآن پاک کا کام کررہے ہیں۔ ایسے تمام فرقہ پرستوں کو اللہ تعالیٰ جواب دے رہیں ہیں۔ کہ وہ اس کام پر خوش ہیں جو انہوں نے کیا ہی نہیں۔۔۔۔ یعنی انہوں نے قرآن پاک کی خاطر کچھ نہیں کیا۔ پھر خوش کس بات پر ہیں۔ کہ ان کی تعریف کی جائے۔۔۔۔۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

آل عمرآن آیات 187 تا 188 پارہ 4

اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لیا جو کتاب یعنی قرآن پاک انہیں دیا گیا تھا۔ کہ تم نے اسے ضرور وضاحت سے بیان کرنا ہے۔ اور اسے چھپانا نہیں ہے۔ تو انہوں نے اس عہد کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اور انہوں نے بہت تھوڑی قیمت کے بدلے بیچ دیا۔ بہت برا ہے جو وہ لیتے ہیں۔ آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ ان کو جو خوش ہوتے ہیں جو اس بات سے جو وہ کرتے ہیں۔ پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔ وہ کام جو انہوں نے نہیں کیا۔ تو آپ یہ خیال نہ کریں۔ کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔ اور انکے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لیا جو کتاب یعنی قرآن پاک انہیں دیا گیا تھا۔ کہ تم نے اسے ضرور وضاحت سے بیان کرنا ہے۔ اور اسے چھپانا نہیں ہے۔ تو انہوں نے اس عہد کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اور انہوں نے بہت تھوڑی قیمت کے بدلے بیچ دیا۔ بہت برا ہے جو وہ لیتے ہیں۔

آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ ان کو جو خوش ہوتے ہیں جو اس بات سے جو وہ کرتے ہیں۔ پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔ وہ کام جو انہوں نے نہیں کیا۔ تو آپ یہ خیال نہ کریں۔ کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پیغام اُن لوگوں کے نام بھی ہے۔ جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ جنہوں نے قرآن پاک کو چھپایا مثلاً اہل کتاب جو چھپانے کے ساتھ ساتھ آیات کو سمجھنے کے بعد بدل دیتے تھے اور یہ پیغام قیامت تک آنے والے نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے نام بھی ہے۔ کہ وہ خود کو بہت مبارک خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو جس کام کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ انہوں نے کیا ہی نہیں۔ یہ بڑے خوش ہیں۔ حالانکہ انہوں نے اطیعو اللہ واطیعو الرسول کی آڑ میں قرآن پاک کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور وضاحت سے قرآن پاک بیان ہی نہیں کرتے۔ بلکہ وضاحت کیلیے اپنے اپنے فرقوں کی دی ہوئی احادیث کی کتابوں کے ذریعے وضاحت کی آڑ میں قرآن پاک کو چھپا دیتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لو اور فرقے نہ بنانا۔ تو فرقہ پرست وضاحت کرنے کے لیے تہتر فرقوں والی حدیث سنا دیتے ہیں۔ اس طرح قرآن پاک کو چھپا دیتے ہیں۔

تو آپ یہ خیال نہ کریں۔ کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔ بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست بڑے خوش ہیں کہ وہ قرآن پاک کی خدمت کررہے ہیں۔ حالانکہ رسول ﷺ نے انہیں قرآن پاک دیا تھا۔ قرآن پاک کا پیغام دیا تھا انہوں نے یہ پیغام تو لوگوں تک پہنچایا ہی نہیں پھر وہ کس کارنامے پر خوش ہوتے ہیں۔ جو فرقوں کی غلامی پر وہ لوگوں کو مجبور کرتے ہیں۔ اور لوگوں پر منکر حدیث کا لیبل لگا کر زبردستی لوگوں کو احادیث کی کتابوں پر ایمان لانے پر مجبور کرتے ہیں اور قرآن پاک کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اس کام پر خوش ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا تعلق ہی ختم کردیا ہے۔ ان لوگوں کا تو رسول ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں۔ خامخواہ ہی اپنی نظروں میں مبارک بنے بیٹھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ انعام آیت 159 پارہ نمبر 8 میں فرماتے ہیں بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ فرقہ بنانے والوں سے نبی ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کردیا تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے بعد یہ کفر کس طرح سے جاری وساری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فرقہ پرست قرآن پاک سے مرتد ہو چکے ہیں۔

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا ان نام نہاد مفسروں کو اپنا معبود سمجھتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے پھر گیا ہے یعنی مرتد ہو گیا ہے۔ قرآن سے مرتد ہو گیا رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو گیا ہے۔ تو اسی بات کے لیے قیامت کا دن مقرر ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں اپنا فیصلہ سنائے گا۔ اگر یہ لوگ رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام لوگوں تک پہنچاتے۔ تو یہ رسول ﷺ کی اطاعت تھی۔ کیونکہ رسول ﷺ قیامت تک کے لیے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ جبکہ نام نہاد مفسروں نے لوگوں تک اپنے باپ دادا کا پیغام پہنچایا ہے۔ اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ رسول ﷺ کی اطاعت تب تھی جب یہ

قرآن پاک کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے۔قرآن پاک کے مطابق کسی رسول نے بھی فرقوں کی بندگی یعنی غلامی کا درس نہیں دیا ہے۔بلکہ سب رسولوں نے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا درس دیا ہے اور رسول ﷺ نے بھی ایک رب کی بندگی یعنی غلامی کا درس دیا۔

سورہ النحل آیات 51 تا 52 پارہ 14

اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔کہ تم دو معبود نہ بنالو۔کہ بلاشبہ معبود تو صرف ایک ہے۔بس مجھ سے ہی ڈرو۔اور زمیں اور آسمانوں میں سب اُسی کا ہے۔اور اُسی کا دین چل رہا ہے۔پھر کیا تم اُسکے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ تم دو معبود نہ بنالو۔یعنی تم میرے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنالو۔معبود کا مطلب ہے۔جس کی بندگی یعنی غلامی کی جائے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ میرے ساتھ تم کسی اور کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔کیونکہ بیشک صرف وہی ایک معبود ہے۔صرف ایک ہستی اللہ تعالیٰ کی ایسی ہے۔جس کی بندگی یعنی غلامی کی جاسکتی ہے۔اور وہ اسی لائق ہے۔کیونکہ زمین اور آسمانوں میں اُسی کا دین چل رہا ہے۔یعنی سورج چاند اور ستارے۔اور وہ تمام کام جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔یعنی آسمانوں کا نظام۔ستاروں کا نظام۔سمندر کا نظام۔ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا نظام چل رہا ہے۔پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا خالص کلام ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ کلام ہماری نصیحت کے لیے بھیجا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے ڈر بیان کیے ہیں۔اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں۔کہ صرف مجھ سے ڈرو۔کیونکہ زمین اور آسمانوں میں میرا نظام چل رہا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں۔کہ کیا تم میرے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔کیونکہ تمھارا تو اور کوئی خدا نہیں ہے۔خدا تو وہ صرف ایک ہے۔جس کا نظام زمین اور آسمانوں میں چل رہا ہے۔پھر کسی اور کیوں ڈرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات

ہم تو صرف ایک اللہ تعالیٰ سے ڈریں گے۔جو ہمارا معبود ہے۔اور کسی نام نہاد مفسر سے نہیں ڈریں گے۔کیونکہ وہ ہمارے معبود نہیں ہیں۔بلکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے مجرم ہیں۔

مگر ہمارا المیہ اور غم یہ ہے۔

کہ جب ہم قرآن پاک سیکھتے ہیں۔تو اس طرح پڑھتے ہیں۔کہ گویا ہمارے دو خدا ہیں۔ایک تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔جس کا یہ کلام ہوتا ہے۔اور دوسرا ہمارے فرقے کا نام نہاد مفسر ہوتا ہے۔پھر ہم اللہ تعالیٰ کی بات رد کرتے جاتے ہیں۔اور اپنے نام نہاد مفسر کی بات پر آمین کہتے ہیں۔

اس طرح قرآن پاک سیکھتے ہوئے ہمارے دو خدا ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی ذات برائے نام ہوتی ہے۔جبکہ ہم نے اصل خدا فرقے کے نام نہاد مفسر کو بنایا ہوتا ہے۔اس طرح ہم دو خداوئں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔ایک ہمارا اصلی سچا اور اُونچا خدا۔جس کا نظام زمین اور آسمانوں میں چل رہا ہے۔اور دوسرا ہمارے فرقے کا نام نہاد مفسر۔یعنی ایک لاچار انسان جاہل انسان۔ جسے اسلام اور ایمان کے مطلب بھی نہیں پتہ۔ جس کو تفسیر یعنی تشریح کے مطلب کا بھی پتہ نہیں۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہ بنانا۔اور قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا۔تو کیا اس کی تفسیر یعنی تشریح یہ ہوگی۔کہ سارے الگ الگ فرقے بنالو۔اس پر ڈٹ جاؤ۔اور قرآن پاک کی نہ مانو اور قرآن پاک کو اندھوں کی طرح پڑھو۔اور جو تمھارے فرقے کی کتابوں کا انکار کرے۔تو اسے قتل کردو۔یہ ہے نام نہاد مفسروں کی تشریح۔انہوں نے سارے قرآن پاک کی تشریح اسی طرح ہی کی ہے۔یہ نام نہاد مفسر جس کے ہاتھ میں اپنی زات کے لیے بھی کچھ بھی نہیں ہوتا۔فرقے کا نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کی بات رد کرتے کرتے ہمیں اپنے فرقے کی وادی میں لے جاتا ہے۔اور ہم اُس کے فرقے کا حصہ بن جاتے ہیں۔جہاں اسطرح کی اور بھی وادیاں آباد ہوتی ہیں۔جہاں مختلف فرقوں کے نام نہاد مفسران کے خدا ہوتے ہیں۔نام نہاد مفسر رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں سب کے خدا بنے ہوتے ہیں۔یہ سب وادیوں والے ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں۔یہ ایک دوسرے کی باتوں اور کتابوں کو نہیں مانتے۔ایک وادی والا دوسرے وادی کی کتابوں پر عمل کرنا کفر سمجھتا ہے۔یہی دشمنی کی وجہ ہوتی ہے۔اور وہ ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں۔یہ بات اُن کا نام نہاد مفسر بتاتا ہے۔جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔اور کوئی بھی قرآن پاک میں غور نہیں کرتا۔اس طرح ہم ایک مشرک کی زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

ہم وہ لوگ ہیں۔جو رسول ﷺ کی لائی ہوئی وحی سے بہرے بنے ہوئے ہیں۔۔

سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کررہا ہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کررہا ہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

کیارسول ﷺ نے فرقہ پرستوں کی کسی کتاب کا نام لیا۔۔۔بلکہ صرف وحی کا نام لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

لوگ اپنے فرقوں میں اس طرح مست ہوچکے ہیں۔کہ رسول ﷺ نے جس وحی کے زریعے انہیں خبردار کیا تھا۔اس سے فرقہ پرستوں نے بہروں والا طریقہ اختیار کررکھا ہے۔اور وہ قرآن پاک کو سنتے ہی نہیں۔کیونکہ وہ قرآن پاک کو صرف طوطے کی طرح رٹتے ہیں۔اسی طرح جب کسی بہرے کو خبردار کیا جائے۔تو اسے کیا پتہ چلے گا۔کہ اُس سے کس کے بارے میں بات ہورہی ہے۔فرقہ پرست اسی طرح اندھوں اور بہروں کی طرح قرآن پاک پڑھتے ہیں۔انہیں کیسا پتہ چلے گا۔کہ رسول ﷺ نے وحی کے زریعے انہیں کن باتوں سے خبردار کیا ہے۔

سورہ انبیاء آیات 24 تا 25 پارہ 17

کیا انہوں نے زمین میں سے معبود بنالیے۔جو زندہ کرتے ہیں۔اگر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور معبود ہوتے۔تو دونوں میں فساد برپا ہوجاتا۔بس پاک ہے اللہ تعالیٰ۔جو عرش کا مالک ہے۔اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔جو وہ کرے۔اور انہی سے پوچھا جائے گا۔

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔کہہ دو۔کہ تم اپنی دلیل تولاؤ۔یہ نصیحت یعنی قرآن اُن کا ہے۔جو میرے ساتھ ہیں۔اور اُنکی نصیحت ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔صرف میری بندگی یعنی غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔یہ قرآن پاک اُن کا ہے۔جو میرے ساتھ ہیں۔اور یہی قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے بھی تھا جو مجھ سے پہلے تھے۔یعنی قرآن پاک کی تعلیمات ہی ہر دور میں آئیں۔اور ہر دور میں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہر رسول کے زریعے دیا گیا۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بناتے ہیں اُن سے پوچھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔کہ جس کو لوگوں نے اپنا معبود بنایا ہے۔کیا وہ بھی زندہ کرتے ہیں۔یعنی لوگ جس کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔وہ اس کے لیے دلیل تولائیں۔یہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے کہہ رہے ہیں۔کیونکہ سارا قرآن تو اللہ تعالیٰ کو معبود ثابت کرنے کے لیے دلیلیں دیتا ہے۔سارا قرآن ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتا ہے۔بلکہ تمام رسولوں نے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا۔

مگر نام نہاد مفسروں نے یہ طریقہ رسول ﷺ کے خلاف اطیعو اللہ واطیعو الرسول کی آڑ میں اختیار کررکھا ہے۔حالانکہ رسول ﷺ تو صرف ایک اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے۔لا الہ الا اللہ کا درس دیا۔ان تمام نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کے ساتھ ساتھ یعنی تفسیر کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت میں جو لیکچر دیے ہیں۔ان سے پوچھا جائے گا۔اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے پوچھنے والا نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں۔کیا انہوں نے زمین میں سے جو معبود بنالیے ہیں۔کیا وہ زندہ کرتے ہیں۔یعنی کیا راوی یا نام نہاد امام جن کی لوگ بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔کیا یہ زندہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔اگر یہ زندہ کرنے کی صلاحیت رکھتے۔تو معبود ہوتے۔۔۔مگر نہ تو یہ صلاحیت رکھتے ہیں۔بلکہ یہ خود بھی مرجاتے ہیں۔اور جو مرجائے تو وہ معبود نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سورہ مریم۔آیت 65 پارہ 16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی بندگی یعنی غلامی کرو اور اس کی بندگی یعنی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی بندگی یعنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی بندگی یعنی غلامی کرو اور اس کی بندگی یعنی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ اپنی بندگی یعنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دے رہے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں میں تمام چیزوں کا رب ہے۔

جس طرح لوگ قرآن پاک پڑھتے ہوئے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی دوسرا خدا ہوتا ہے جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔اُس نے زمین اور آسمانوں میں کیا پیدا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیتے ہیں۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا ہم نام نہیں ہے۔زرا ان کی تفسیریں چیک کریں۔کیسے کیسے اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے متضاد بیان بڑے سلیقے سے دیں گے۔مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میں نے قرآن پاک کو تفصیل سے بنایا ہے۔پھر دیکھیں کیسے سلیقے سے اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔کہ نماز نہیں یہ نہیں وہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی نام رکھتے ہیں۔

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو ساری دنیا کے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے نام ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کا بندگی یعنی غلام کرنا رسول ﷺ کا دین تھا۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور

بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔وہ رسول ﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے۔کیوکہ وہ کافر ہوتا ہے۔

سورہ کافروں آیات 1 تا 306

آپ ﷺ کہہ دو اے کافر یعنی اے نافرمانوں۔میں اُس کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتا۔۔جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور نہ تم اسکی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی بندگی یعنی غلامی میں کرتا ہوں۔اور نہ ہی میں اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والا ہوں۔جس کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور نہ ہی تم اُس کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی میں بندگی یعنی غلامی کرتا ہوں۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی تھا۔اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔۔اگر وہ رسول ﷺ کے دین پر ہونگے۔تو رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوئے۔ورنہ کافر ہونگے۔رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے صرف وہی لوگ ہونگے۔جو ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہونگے۔نہ کہ فرقوں کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے۔

سورہ حج آیات 16 تا 24 پارہ 17

اور اس طرح ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کی ہیں۔اور بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ہدایت دیتا ہے۔بے شک جو لوگ مومن ہیں۔اور جو لوگ یہودی ہیں۔اور جو ستارہ پرست ہیں۔اور جو عیسائی اور آتش پرست ہیں۔اور جن لوگوں نے شرک کیا ہے۔۔بے شک اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے۔کہ اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ کرتے ہیں۔جو زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور سورج چاند ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سارے لوگوں میں سے۔اور بہتوں پر عذاب آنا سچ ہو چکا ہے۔اور جسے اللہ تعالیٰ زلیل کرے تو کوئی اس کو عزت دینے والا نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔یہ وہ جھگڑنے والے ہیں جو اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا کرتے ہیں۔پس جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی نافرمانی کی ہے۔۔ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔اس سے ان کے پیٹ مین جو کچھ ہے اور کھالیں ہیں گل جائیں گی۔اور ان کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔جب بھی وہ ارادہ کریں گے کہ اس سے نکل جائیں۔اسی میں پھر غم کے مارے لوٹا دیے جائیں گے۔اور جلنے والے عذاب کا مزہ چکھو۔بے شک جو لوگ ایمان لائے اا ور صالح عمل کرتے رہے۔انہیں ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔وہاں ان کو سونے کے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ان کو پاک کلام کی ہدایت کی گئی تھی۔اور زبردست تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہدایت کی گئی تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے سارے فرقوں کا نام لیا۔ جو مومن ہیں۔اور جو لوگ یہودی ہیں۔اور جو ستارہ پرست ہیں۔اور جو عیسائی اور آتش پرست ہیں۔اور جن لوگوں نے شرک کیا ہے۔۔بے شک اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔ان آیات میں ایمان والے لوگوں کو دنیا کے سارے لوگوں پر فوقیت دی گئی ہے۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں۔اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔قیامت والے دن صرف اُن کا استقبال کیا جائے گا۔ان کو ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔وہاں ان کو سونے کے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ان کو پاک کلام کی ہدایت حاصل تھی۔اور زبردست اور تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہدایت حاصل تھی۔یعنی یہ قران پاک کی ہدایت پر تھے۔

سورہ حج آیات 71 تا 72 پارہ 17

اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔جن کے لیے نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل اُتاری ہے۔اور نہ ہی انہیں کچھ علم ہے۔ان ظالموں کا کوئی بھی مدد گار نہ ہوگا۔اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں۔تو آپ ان کے چہروں پر ناگواری دیکھتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں۔جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

۔آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہےا۔ان آیات میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں بات کی جا رہی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں گے۔جو انہیں آیات سناتے ہیں۔ایسے ظالموں اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو رسول ﷺ جواب دے رہے ہیں۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں۔یعنی انتہائی نافرمان کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر غصے میں آ جاتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں جس کا قرآن پاک نے کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی

فرقہ پرست آگ بگولہ ہوجاتے ہیں۔ان کافروں سے اللہ تعالیٰ کا ایک ہی وعدہ ہے۔آگ کا۔

سورہ انعام آیات 20 تا 21 پارہ 21

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے۔وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں۔جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں مگر جن لوگوں نے خود کو نقصان میں ڈال رکھا ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بے شک ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اسے سب سے بڑا ظالم کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یعنی اللہ نے تو وہ بات قرآن پاک میں نہ کہی ہو اور لوگ بنا دیں اور لوگ اس کی آیات کو جھٹلا دیں۔اور قرآن پاک کے لیے باہر سے حوالہ دیں ایسے لوگ قرآن پاک کو اپنے بیٹوں کیطرح پہچانتے ہیں۔مگر جن لوگوں نے خود کو نقصان میں ڈال رکھا ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بیشک ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

سورہ زمر۔آیات 11 تا 20۔پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اُس کی بندگی یعنی غلامی کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اُس کا فرمابردار بنوں آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ بیشک مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔کہہ دیجیے۔کہ میں تو صرف دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے اُس کی بندگی یعنی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو بندگی یعنی غلامی کرو۔کہہ دیجیے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔خبردار یہی واضح نقصان ہے ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور انکے نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو ڈراتا ہے اے میرے غلاموں مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور وہ لوگ جو طاغوت کی بندگی یعنی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے ان کے لیے خوشخبری ہے لہٰذا میرے بندوں یعنی غلاموں کو خوشخبری سنا دو۔جو کلام کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی یہی وہ لوگ ہیں جو عقلمند ہیں پھر کیا وہ جس پر عذاب کی بات سچی ہوجائے۔تو کیا آپ ﷺ اس کو چھڑا سکتے ہیں۔جو آگ میں ہے۔لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے بالا خانے ہونگے جن کے اوپر اور منزلیں ہونگی جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں نبی ﷺ کا خطاب ہے۔وہ فرماتے ہیں۔کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کروں اور مجھے فرمابردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔میں قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔میں تو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں گا۔تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو۔اصل نقصان والے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے خود کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا۔یاد رکھو یہی بہت بڑا نقصان ہے۔پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے برے انجام سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔اے میرے غلاموں۔مجھ سے ڈرو وہ لوگ جو طاغوت کی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے۔اور قرآن پاک کی اعلیٰ باتوں پر عمل کرتے رہے۔یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مرتد کی سزا موت نہیں ہے۔ہر کوئی اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں آزاد ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور سزا بھی خود اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ عقل مند لوگ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی خالص بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات

ایسے لوگوں کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کرنے والے لوگ ہیں۔یعنی قرآن پاک کی خالص غلامی کرنیوالے ہیں یعنی قرآن پاک کی اعلیٰ باتوں پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔جو صرف قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔ یا نام نہاد مفسر ہوں۔

سورہ زمر آیات 1 تا 3 پارہ 23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوئی ہے۔بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔کہ ہم انکی بندگی یعنی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بہت قریب کردیں۔بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔خالص اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ ﷺ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی بندگی یعنی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کردیں۔ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔ کیونکہ یہ لوگ۔جھوٹے اور کافر ہیں۔یعنی نافرمان ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ آتے ہیں۔جو اپنے نام نہاد مفسر کی نظر سے قرآن پڑھتے ہیں۔اور سمجھتے ہیں۔کہ اس طرح اُن کو قرآن پاک کی سمجھ آئے گی۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے

نزدیک ہوجائیں گے۔حقیقت تو یہ ہے کہ اس طرح ان کو قرآن پاک کی سمجھ تو نہیں آتی ۔بلکہ وہ نام نہاد مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنا لیتے ہیں۔اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔اور مشرک بن جاتا ہے۔۔اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔۔

سورہ شوریٰ آیت 21 پارہ 25

کیا انکے کچھ شریک ہیں۔جنھوں نے ان کے لیے دین میں سے شرع مقرر کردی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان میں فیصلہ کردیا جاتا۔اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے ساتھ اپنا حکم دینے والوں کو کس نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہی ہوتا ہے جو وہ اپنے رسولوں کے زریعے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔پھر یہ فرقے کیسے ہیں۔اور اسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر فیصلے کا وقت مقرر نہ ہوتا۔تو اب تک فیصلہ ہوجاتا تھا۔بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سورہ مومن آیت 14 پارہ 24

بس تم دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے رکھتے ہوئے اُسی کو پکارو اگرچہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ خالص دین صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کو پکارو۔چاہے کافروں یعنی نافرمانوں کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگے۔

رسول ﷺ کا دین کے بارے میں خطاب میں دیکھتے ہیں۔

سورہ مومن آیات 65 تا66 پارہ 24

وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب ہے۔کہہ دو کہ مجھے منع کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ان کی بندگی یعنی غلامی کروں۔جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔یعنی مسلم جاؤں۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب ہے۔مجھے منع کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ان کی بندگی یعنی غلامی کروں۔جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آچکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔یعنی مسلم بن جاؤں۔

خواتین وحضرات

جو رسول ﷺ ہم کو قرآن کے زریعے ایک رب کی خواتین وحضرات

غلامی کا درس دیتے رہے۔لوگوں نے اس کو ہی فریق بنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر فرقوں میں بٹ گئے۔اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت کا نام دیا گیا۔اور قرآن پاک کی اطاعت کو رسول ﷺ کی اطاعت نہیں سمجھا گیا۔

اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اور رسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔اسے اطیعواللہ اور اطیعوالرسول کہتے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا53 پارہ3

اور میں تصدیق کرتا ہوں ۔ اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے ۔اور تاکہ میں حلال کروں ۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں ۔تمھارے لیے حلال کردوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلمین ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ

ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ ان آیات میں غور کریں۔ کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔ یا اطیعوالرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔
پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔ تو عیسیٰ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا
۔ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔ کہ ہم مسلم ہیں۔ اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ ہمارا اس پر ایمان ہے۔ اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔ بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

سورہ احقاف آیت 10 پارہ 26
کہہ دو۔ کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا سلوک کیا جائے گا۔ میں تو صرف اُس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ خود وحی کی اطاعت کرنے والے تھے۔ اور انہوں نے ہم تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچائی۔ کیا ہم وحی کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ یا فرقوں کی۔ کیا ہم نے اطیعواللہ اور اطیعو الرسول کو اپنایا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ کیا ہم قرآن پاک کے زریعے ڈرنے والی باتوں سے خبردار ہیں۔ یا بے خبر۔ ہم قرآن پاک سے بے خبر ہیں۔ اور ہم نے آپنے فرقہ پرستوں کو اپنا پیارا قرآن سونپ رکھا ہے۔ اور وہ بڑی خوشی خوشی ہمارے خدا بنے ہوئے ہیں۔ اور جنت اور دوزخ کی پرچیاں تقسیم کر رہے ہیں۔ ان کو کس نے یہ اجازت دی ہے۔ زرا قرآن سے اس کی دو چار مثالیں تو دو۔ چلو ایک ہی مثال دے دو۔ قرآن میں ان کا تو پہلے نام بڑا بدنام تھا۔ یہود اور نصاریٰ نے اگر اپنے عالموں کو خدا بنایا تھا تو ہم نے بھی وہی کام کیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب ہم پر آرہے ہیں۔

حصہ سوم

تمام رسول اللہ تعالیٰ کی کتاب کے زریعے ایک رب کی بندگی یعنی غلامی کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اور یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔ اسے اطیعواللہ اور اطیعوالرسول کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں

سورہ انبیاء آیت 24 پارہ 17
اور آپ ﷺ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف صرف یہی وحی کی۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ بس میری بندگی یعنی غلامی کرو۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ رسول ﷺ سے پہلے جتنے رسول آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف بھی صرف یہی وحی کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔

۔رسول ﷺ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ بنی اسرائیل۔ آیات 88 تا 98۔ پارہ 15
آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔ لوگوں کے پاس جب ہدایت آ گئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کس چیز نے روکا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے آپ ﷺ کہیے کہ اگر زمین پر فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ان کے لئے کوئی فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے آپ ﷺ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان بس اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

نوحؑ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ نوح آیات 2 تا 3 کا پہلا حصہ پارہ 29
بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ کہ اپنی قوم کو ڈرا دو۔ اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آ جائے۔ اُس نے کہا اے میری قوم بیشک میں تمھیں واضح خبردار کرنے والا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔ اور اُس سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ وہ تمھارے گناہ بخش دیگا۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ حضرت نوحؑ کو اللہ تعالیٰ نے اُن کی قوم کی طرف بھیجا۔ جنھوں نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اے میری قوم بیشک میں تمھیں واضح خبردار کرنے والا

ہوں ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔ اور اُس سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ وہ تمھارے گناہ بخشے دیگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نوحؑ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی قبول کرنا تھا۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ بخش دینے تھے۔ یعنی رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی غلامی اختیار کرنا ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ نوحؑ کے پاس اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب تھی۔ جیسا کہ رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نصیحت یعنی قرآن پاک دیا ہے۔ اگر ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی غلامی کو قبول کرنا ہوگا۔ یعنی قرآن پاک کو قبول کرنا ہوگا۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے جس سے رسول ﷺ نے واضح خبردار کیا۔ اگر ہم نے رسول ﷺ کی ااطاعت کی یعنی قرآن پاک کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی غلامی کی۔ تو اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ بھی بخش دیگا۔

خواتین وحضرات!

آئیں اسی طرح کی آیت کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

جو لوگ قرآن پاک کی اطاعت کریں گے۔ اور بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈریں گے ایسے لوگوں کو رسول ﷺ نے بخشش اور اجر عظیم کی خوشخبری دے دی ہے۔

سورہ یاسین ۔ آیت 11 ۔ پارہ 22

آپ ﷺ تو صرف اسے خبردار کر سکتے ہیں جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایسے انسان کو بخشش اور اجر عظیم کی خوشخبری دے دیجیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ صرف ان لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایسے انسان کو گناہوں کی معافی کی خوشخبری دے دیجیے اور عظیم اجر کی خوشخبری دے دیجیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم قیامت آنے والے ہر انسان کے لیے ہے۔

ذرا سوچیں کہ کیا آپ قرآن پاک کی اطاعت کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے رسول ﷺ سے خوش خبری سن لی ہے۔ اور وصول کر لی ہے۔ اور اس پر عمل کر رہے ہیں۔ یا فرقہ پرستی کا شکار ہو کر گمراہ ہو چکے ہیں۔

سورہ زمر ۔ آیات 17 تا 20 ۔ پارہ نمبر 23

اور جو لوگ طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے۔ انہی کیلئے خوشخبری ہے میرے بندوں یعنی غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ پھر کیا جس پر عذاب کی بات سچی ثابت ہو جائے۔ پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے چھڑا سکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور جو لوگ طاغوت کی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے۔ انہی کیلئے خوشخبری ہے میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ پھر کیا جس پر عذاب کی بات سچی ثابت ہو جائے۔ پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے چھڑا سکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ ان آیات میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور اطاعت کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کی بہترین باتوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔ یا نام نہاد مفسر ہوں۔

سورہ بنی اسرائیل ۔ آیت 53 تا 54 پارہ 15

اور میرے بندوں یعنی غلاموں سے کہہ دیجئے۔ کہ وہ بات کہا کریں جو بہت ہی عمدہ ہو۔ بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب تمھیں خوب جانتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ ﷺ کو ان پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا تمھیں خوب جانتا ہے کہ اسے کس پر رحم کرنا چاہیے اور کس کو عذاب دینا چاہیے اور آپ ﷺ لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

سورہ احقاف آیت 10 پارہ 26

کہہ دو۔ کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا سلوک کیا جائے گا۔ اور تمھارے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ میں تو صرف اُس کی اطاعت

کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔اور میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ خود وحی کی اطاعت کرنے والے تھے۔اور انہوں نے ہم تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچائی۔کیا ہم وحی کی اطاعت کرنے والے ہیں۔یا فرقوں کی۔کیا ہم نے اطیعواللہ واطیعو الرسول کو اپنایا ہے ۔ہرگزنہیں۔بلکہ ہم فرقوں کی اطاعت کررہے ہیں۔کیا ہم قرآن پاک کے زریعے ڈرنے والی باتوں سے خبردار ہیں۔یا بے خبر۔ہم قرآن پاک سے بے خبر ہیں۔اور ہم نے فرقہ پرستوں کو اپنا پیارا قرآن سونپ رکھا ہے۔اور وہ بڑی خوشی خوشی ہمارے خدا بنے ہوئے ہیں۔اور جنت اور دوزخ کی پرچیاں تقسیم کررہے ہیں۔ان کو کس نے یہ اجازت دی ہے۔زرا قرآن سے اس کی دو چار مثالیں تو دو۔چلو ایک ہی مثال دے دو۔قرآن میں ان کا تو پہلے نام بڑا ابد نام تھا۔یہود اور نصاریٰ نے اگر اپنے عالموں کو خدا بنایا تھا تو ہم نے بھی وہی کام کیا ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب ہم پر آرہے ہیں۔

- سورہ انعام۔آیات 48 تا50۔پارہ 7

اور ہم تو رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں پھر جو کوئی ایمان لے آیا اور اپنی اصلاح کرلی تو ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تو ان کی نافرمانی کی وجہ سے سخت عذاب دیا جائے گا۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں پھر کیا تم غوروفکر نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسولوں کے بھیجنے کے مقصد کو بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم تو رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔اس مقصد کو اطیعواللہ واطیعو الرسول کہتے ہیں۔

مثال

اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اور رسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔اس کو اطیعواللہ واطیعو الرسول کہتے ہیں۔

- سورہ آل عمرآن آیات 50 تا53 پارہ3

اور میں تصدیق کرتا ہوں ۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے ۔اور تاکہ میں حلال کروں ۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں ۔تمھارے لیے حلال کردوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو ۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلمین ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیعوالرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا

۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔کیا ہم اس طرح کی گواہی دیتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

عیسیٰ نے کہا۔کہ بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔بس اُسی کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یہ سیدھا راستہ ہے۔

یاد رہے کہ تمام رسول اس طرح کی تعلیمات اپنی قوم کو دیتے ہیں۔ کہ بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔بس اُسی کی بندگی یعنی غلامی کرو۔یہ سیدھا راستہ ہے۔ !

کیا ہم حواریوں کی طرح گواہی دیتے ہیں۔کیا ہم اس طرح رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔کیا ہم اس طرح اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے۔۔

مثال نمبر 1

حضرت نوحؑ کا اپنی قوم سے خطاب۔

سورہ شعراء آیات 105 تا110 پارہ19

نوحؑ کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی نے ان سے کہا۔تم پرہیزگار کیوں نہیں بنتے۔میں تمھارے لیے امانت دار رسول ہوں لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین کے ذمے ہے۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔اور حضرت نوحؑ اپنی قوم سے خطاب کررہے ہیں کہ میں تمھیں امانت داری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔اس لیے میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین کے ذمے ہے۔

خواتین وحضرات

ان رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔جو لوگوں کی اصلاح کی خاطر ہوتا ہے۔جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ رسول سے اس امانت کو وصول کرلیتے ہیں۔یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔اور رسول کی مخالفت نہیں کرتے۔ یہ پرہیزگار لوگ ہوتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔جبکہ دوسرے لوگ اس پیغام کی مخالفت کرتے ہیں۔اور رسول کے دشمن بن جاتے ہیں۔اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔
رسول کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے زمہ ہوتا ہے۔کیونکہ ان کا کام ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لوگوں تک ایمان داری سے پہنچانا ہوتا ہے۔

مثال نمبر 2

حضرت ہودؑ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ شعراء آیات 123 تا127 پارہ19

عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔یاد کرو۔جبکہ اُن کے بھائی ھودؑ نے اُن سے کہا تھا۔کہ تم پرہیزگار کیوں نہیں بنتے۔میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔ حضرت ہودؑ اپنی قوم سے خطاب کررہے ہیں کہ میں تمھیں امانت داری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔اس لیے میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین کے ذمے ہے۔

خواتین وحضرات

ان رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔جو لوگوں کی اصلاح کی خاطر ہوتا ہے۔جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ رسول سے اس امانت کو وصول کرلیتے ہیں۔یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔اور رسول کی مخالفت نہیں کرتے۔ یہ پرہیزگار لوگ ہوتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔جبکہ دوسرے لوگ اس پیغام کی مخالفت کرتے ہیں۔اور رسول کے دشمن بن جاتے ہیں۔اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔
رسول کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے زمہ ہوتا ہے۔کیونکہ ان کا کام ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لوگوں تک ایمان داری سے پہنچانا ہوتا ہے۔
اس پیغام کا مقصد لوگوں کو پرہیزگار بنانا تھا۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔اس طرح آیات کا مطلب اس طرح بنتا ہے۔حضرت ہودؑ اپنی قوم سے خطاب کررہے ہیں کہ میں تمھارے لیے ایک امانت دار پیغام لانے والا ہوں لہذا میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین ک کے ذمے ہے۔۔ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔اس پیغام کا مقصد لوگوں کو پرہیزگار بنانا تھا۔

مثال نمبر 3

حضرت صالحؑ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ شعراء آیات 141 تا145 پارہ19

ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔یاد کرو جب ان کے بھائی صالحؑ نے ان سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں۔میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔اور میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔حضرت صالحؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں کہ میں تمھیں امانت داری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔اس لیے میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین کے ذمے ہے۔

خواتین وحضرات

ان رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔جو لوگوں کی اصلاح کی خاطر ہوتا ہے۔جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ رسول سے اس امانت کو وصول کر لیتے ہیں۔یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔اور رسول کی مخالفت نہیں کرتے۔ یہ پرہیزگار لوگ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔جبکہ دوسرے لوگ اس پیغام کی مخالفت کرتے ہیں۔اور رسول کے دشمن بن جاتے ہیں۔اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ رسول کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوتا ہے۔کیونکہ ان کا کام ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لوگوں تک ایمان داری سے پہنچانا ہوتا ہے۔ اس پیغام کا مقصد لوگوں کو پرہیزگار بنانا تھا۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔اس طرح آیات کا مطلب اس طرح بنتا ہے۔حضرت صالحؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں کہ میں تمھارے لیے ایک امانت دار پیغام لانے والا ہوں لہذا میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین ک کے ذمے ہے۔۔ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔اس پیغام کا مقصد لوگوں کو پرہیزگار بنانا تھا۔

مثال نمبر 4

حضرت لوطؑ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ شعراء آیات 160 تا 164 پارہ 19

لوط کی قوم نے جب رسولوں کو جھٹلایا یاد کرو جب ان کے بھائی لوطؑ نے کہا کہ تم پرہیزگار کیوں نہیں بنتے۔میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔ حضرت لوط اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہے کہ میں تمھیں امانت داری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔اس لیے میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین کے ذمے ہے۔

خواتین وحضرات

ان رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔جو لوگوں کی اصلاح کی خاطر ہوتا ہے۔جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ رسول سے اس امانت کو وصول کر لیتے ہیں۔یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔اور رسول کی مخالفت نہیں کرتے۔ یہ پرہیزگار لوگ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔جبکہ دوسرے لوگ اس پیغام کی مخالفت کرتے ہیں۔اور رسول کے دشمن بن جاتے ہیں۔اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ رسول کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوتا ہے۔کیونکہ ان کا کام ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لوگوں تک ایمان داری سے پہنچانا ہوتا ہے۔ اس پیغام کا مقصد لوگوں کو پرہیزگار بنانا تھا۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔اس طرح آیات کا مطلب اس طرح بنتا ہے حضرت لوطؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں۔کہ میں تمھارے لیے ایک امانت دار پیغام لانے والا ہوں لہذا میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین کے ذمے ہے۔۔ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔اس پیغام کا مقصد لوگوں کو پرہیزگار بنانا تھا۔

مثال نمبر 5

حضرت شعیبؑ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ شعراء آیات 176 تا 180 پارہ 19

جنگل کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا یاد کرو۔جب کہ شعیبؑ نے ان سے کہا تھا۔کہ تم پرہیزگار کیوں نہیں بنتے۔میں تمھارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔میں تم سے اس کام پر کوئی اجر نہیں مانگتا ۔میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔ اس پیغام کا مقصد لوگوں کو پرہیزگار بنانا تھا۔حضرت شعیبؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں کہ میں تمھیں امانت داری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں اس لیے میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین کے ذمے ہے۔

خواتین وحضرات

ان رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔ جو لوگوں کی اصلاح کی خاطر ہوتا ہے۔ جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ رسول سے اس امانت کو وصول کر لیتے ہیں۔ یہ رسول کی اطاعت ہوتی ہے۔ اور رسول کی مخالفت نہیں کرتے۔ یہ پرہیز گار لوگ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ جبکہ دوسرے لوگ اس پیغام کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور رسول کے دشمن بن جاتے ہیں۔ اس لیے پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ رسول کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔ جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے زمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا کام ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لوگوں تک ایمانداری سے پہنچانا ہوتا ہے۔ اس پیغام کا مقصد لوگوں کو پرہیزگار بنانا تھا۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا۔ اس طرح آیات کا مطلب اس طرح بنتا ہے۔ حضرت شعیبؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں۔

کہ میں تمھارے لیے ایک امانت دا پیغام لانے والا ہوں لہذا میری اطاعت کرو میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ رب اللعالمین کے ذمے ہے۔ ۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہوتا ہے۔۔ جو کتاب یا صحیفے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس پیغام کا مقصد لوگوں کو پرہیزگار بنانا تھا۔

آپ نے دیکھا کہ تمام رسول جب اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں کے پاس لائے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اسی طرح پہنچایا۔ کہ میری اطاعت کرو۔ کیونکہ میں ایمانداری سے اللہ تعالیٰ کا پیغام تمھیں پہنچانے والا ہوں۔

مثال نمبر 7

ملک سباء نے کس طرح سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کی اور اپنے علم اور دانائی کی بدولت شرک سے بچ گئی۔۔۔۔ اسلام لائی اور ایمان والی بن گئی۔۔۔

سورہ نمل ایات 20 تا 40 پارہ نمبر 19

اور اس نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہا کہ کیا بات ہے ہد ہد نظر نہیں آرہا یا۔ وہ کہیں غائب ہو جانے والوں میں سے ہے۔ میں ضرور اسے سزا دوں گا۔ سخت سزا۔۔۔یا۔ اسے ذبح کر ڈالوں گا۔۔۔ وہ میرے سامنے معقول دلیل پیش کرے۔۔ اس نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ کہ میں وہ خبر لایا ہوں۔ جواپ کو معلوم نہیں ہے۔۔ میں آپ کے پاس سبا سے ایک سچی خبر لایا ہوں۔۔۔ بے شک میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جو ان پر حکومت کرتی ہے۔ اسے ہر چیز دی گئی ہے۔۔۔ اور اس کا تخت بہت بڑا ہے۔۔۔ میں نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے

شیطان نے ان کے برے اعمال کو ان کے لیے آراستہ کر دیا ہے۔۔ بس اس نے ان کو سیدھے راستے سے روک دیا ہے۔ بس وہ ہدایت پر نہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہیں کرتے۔۔۔۔ جو زمین اور آسمانوں کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے۔۔ اور وہ جانتا ہے۔ جو تم چھپاتے ہو۔ اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اللہ ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی عرش عظیم کا رب ہے۔۔۔ سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ تو سچ کہتا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔۔۔ جا میرے اس خط کو لے جا اور ان کی طرف پھینک دے۔ پھر ان سے ہٹ جا اور دیکھ کے وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ملکہ کہنے لگی۔ اے میرے سردارو۔ مجھے ایک قابل احترام خط ملا ہے۔۔۔ بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو۔ اور۔ مسلمین بن کر میرے پاس آجاؤ۔ ملکہ نے کہا۔ اے سردارو مجھے اس کام میں مشورہ دو۔ میں کسی معاملے میں اس وقت تک فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس موجود نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہایت طاقتور اور سخت جنگجو ہیں۔ اور سب اختیار آپ کو ہے۔۔ بس آپ غور کر لیں۔۔ جو آپ حکم دیں۔ اس نے کہا بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں۔ تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اس کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ اور۔ یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے۔ بے شک میں ان کی طرف کچھ تحفے بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں۔ کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں۔ جب وہ قاصد سلیمان کے پاس آئے۔ تو سلیمان نے کہا کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو۔ سو اللہ تعالیٰ نے جو مجھے عطا کیا ہے۔ اس سے بہتر ہے۔ جو تمہیں دیا ہے۔ بلکہ تم ہی اپنے تحفوں پر خوش رہو۔ واپس ان کے پاس لوٹ جاؤ۔ ہم ان۔ پر ایسے لشکر سے چڑھائی کریں گے۔ ان کے مقابلے کی ان میں طاقت نہ ہو گی۔ ہم ان کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیں گے اور وہ سخت رسوا ہوں گے۔ سلیمان نے کہا۔ اے سردارو۔ تم میں سے کون میرے پاس اس کا تخت لائے گا۔ اس سے۔ پہلے کہ وہ مسلمین بن کر میرے پاس آئیں۔ جنات میں سے ایک دیو نے کہا۔ اس سے پہلے کہ اپ اپنی جگہ سے اٹھیں یعنی کہ دربار برخاست ہونے سے پہلے میں لے آؤں گا۔ اور بے شک میں طاقتور قابل ایمان دار ہوں۔ جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا۔ میں یہ آپ کے پاس اپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش کر دوں گا۔۔ سلیمان نے جب اسے اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا۔ تو اس نے کہا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے۔ تا کہ وہ مجھے آزمائیں کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفر کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی کرتا ہے اور جو کوئی کفر کرتا ہے تو میرا رب اس سے بے نیاز عزت والا ہے۔۔ سلیمان نے کہا کہ اس تخت کی شکل بدل ڈالو۔ تا کہ ہم دیکھیں کہ وہ ہدایت پانے والوں میں سے ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو ہدایت نہیں پاتے۔ پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا کہ اپ کا تخت اس جیسا ہے ۔ اس نے کہا یہ تو گویا بالکل وہی ہے۔ اس سے پہلے ہمیں آپ کا علم ہو چکا تھا اور ہم مسلمین بن کر آگئے ہیں۔ اور اب تک اس بات نے روک رکھا تھا کہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کی بندگی کرتی تھی۔۔ بیشک وہ کافر قوم میں سے تھی۔۔ اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو جاؤ۔ اس نے فرش کو دیکھا تو اس سے گہرا پانی سمجھا۔۔ اس نے دونوں پنڈلیاں کھول لیں یعنی اس نے دونوں پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیا۔۔ سلیمان نے کہا۔ بے شک یہ تو ایک محل ہے جو شیشوں سے بنایا گیا ہے۔ اس نے کہا۔ اے میرے رب میں اپنے اپ پر ظلم

کرتی رہی۔اب میں اسلام لاتی ہوں اور سلیمان کے ساتھ اللہ تعالی پر ایمان لاتی ہوں

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا

ان آیات میں ملکہ سبا کو دکھایا گیا ہے جو ایک پڑھی لکھی ملکہ ہے۔جو خط کو پڑھ کر سناتی ہے۔

اس کے زبردست حکومت کی تعریف اللہ تعالی نے بھی کی ہے ہدہد کی اطلاعات کے مطابق .. ملکہ اور اس کی قوم سورج کی بندگی کرتی ہے... حضرت سلیمان علیہ السلام ان کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں . کس طرح یہ ملکہ سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کرتی ہے..اور مسلم بن جاتی ہے۔ان آیات میں ہم دیکھتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام اس ملکہ کو کو صرف علم اور دانائی کی وجہ سے جانچتے ہیں۔اور انہی چیزوں کی بدولت اس کو شکست دیتے ہیں ملکہ کے پاس وسائل کی فراوانی ہے.. جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالی کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالی نے ان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔جن دیو ان کے غلام ہیں اور ان کے حکم کے پابند ہیں۔یہ رسول اپنے علم اور دانائی اور سوچ بچار کی بدولت اس کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور ملکہ بھی اس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی دانائی علم اور عقل کو مدنظر رکھتی ہے . جبکہ سلیمان علیہ السلام ملکہ کی نسبت کہتے ہیں. کہ دیکھتے ہیں کہ وہ ہدایت پانے والوں میں ہے یا نہیں.

جبکہ اپنا تخت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں دیکھنے کے بعد ملکہ کہتی ہے۔اس سے پہلے ہمیں آپ کا علم ہو چکا تھا اور ہم مسلمین بن کر آ گئے ہیں۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا اس کتاب میں میں نے بہت سارے رسولوں کے واقعات دکھائے . جس میں اپ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنے رسول کی اطاعت نہ کی۔اور مسلم نہ بنے اور ان کے لائے پیغام کو جھٹلا دیا

سلیمان علیہ السلام جب ایک ملکہ کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں ......اس ملکہ کی زبردست حکومت کی تعریف اللہ تعالی بھی کرتے ہیں...ان ایات میں حضرت سلیمان علیہ السلام ملکہ کو علم اور دانائی کی بنیاد پر اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔اور وہ ملکہ اس دعوت کو دانائی اور علم کی بنیاد پر پرکھ کر قبول کرتی ہے .ان ایات میں حضرت سلمان علیہ السلام بڑی حکمت عملی کے ذریعے خط کے ذریعے ملکہ کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔وہ جب ملکہ کو خط لکھتے ہیں تو سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھتے ہیں اور پھر دوٹوک بات کرتے ہیں کہ سرکشی چھوڑ کر مسلمین بن جاؤ.. چونکہ اس خاتون کی حکومت بہت مضبوط ہے۔مگر وہ اپنے سرداروں سے مشورہ کرتی ہے کہ وہ کیا کرے۔سردار اسے کہتے ہیں کہ ہم بہت سخت جنگجو ہیں۔ اور اپ کے اشارے کے منتظر ہیں. مگر ملکہ سوچ بچار سے کام لیتی ہے۔اور علم اور دانائی کی بنیاد پر اپنی قوم کو جنگ سے بچا لیتی ہے..۔اور اس طرح اپنے دانشمند ہونے کا اظہار کرتی ہیں۔وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے کہ اس کے تخت جیسا تخت سلیمان علیہ السلام کے پاس ہے۔تو وہ فورا مسلم بن جاتی ہے کیونکہ وہ سلیمانؑ کے بارے میں پہلے سے جانتی تھی ۔اور پھر وہ شیشوں کے فرش کو پانی سمجھ لیتی ہے۔تو وہ یہ جان لیتی ہے کہ سلیمان علیہ السلام کا علم اس سے بہت زیادہ ہے۔۔ وہ اور اس کی قوم سورج کے پجاری ہوتے ہیں مگر جب وہ اللہ تعالی کا تعارف جان لیتی ہے۔تو وہ بھانپ لیتی ہے کہ وہ غلطی پر ہیں . تو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اسلام لا کر ایمان والی بن جاتی ہے۔

خواتین وحضرات

میں نے قران پاک سے رسول کی اطاعت کرنے والے جتنے بھی لوگوں کو دکھایا تو اپ نے دیکھا کہ ان کی اکثر قوم نے ان کی اطاعت نہ کی۔مگر جو ملکہ تھی اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کی اور۔سرکشی نہ دکھائی. کیونکہ وہ سلیمانؑ کے بارے میں پہلے سے جانتی ہے۔وہ جان گئی کہ. جن کا وزیر اطلاعات ایک ہدہد ہے . اور جو اس کے تخت جیسا تخت بنا سکتے ہیں یا جو اس کے تخت کو اٹھا کر لے کے جا سکتے ہیں اس طرح کا فرش بنا سکتے ہیں جس کو وہ پانی سمجھ رہی ہو تو وہ تو کچھ بھی کر سکتے ہیں. کیونکہ وہ علم اور عقل میں اس سے بہت زیادہ ہیں۔اس طرح اس نے اپنی دنیا کو بھی بچایا اور اس نے اپنی آخرت کو بھی بچایا۔اور وہ سلیمانؑ کے ساتھ ایمان لا کر مسلم بن گئی۔اس طرح اس نے اپنی قوم کو ایک خوفناک جنگ سے بچا لیا۔

خواتین حضرات

ہمیں ان ایات سے پتہ چلا کہ جب ملکہ نے تخت کو پہچان لیا۔تو اس نے فورا سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ مجھے اپ کے بارے میں پہلے سے ہی علم ہو چکا تھا..ہم مسلمین بن کر اگئے ہیں۔یعنی اسلام قبول کر چکے ہیں . ملکہ نے اقرار کیا کہ جس چیز نے اللہ تعالی سے روکا ہوا تھا وہ اس کا عقیدہ تھا کہ وہ اللہ تعالی کے سوا دوسروں کی بندگی کرتی تھی۔وہ اللہ تعالی کی ایک نافرمان قوم میں سے تھی۔اس کے بعد جب اس نے شیشے کا فرش دیکھا۔اس نے اسے پانی سمجھ کر پانی سے گزرنے کی تیاری کی یعنی اپنے کپڑے سمیٹے. جیسا کہ ہم بھی پانی میں سے گزرنے سے پہلے اپنے کپڑے سمیٹتے ہیں اسی طرح کی سچویشن ہے. مگر جب سلیمان علیہ السلام نے اسے بتایا کہ یہ پانی نہیں ہے بلکہ یہ شیشے کا فرش ہے..یہ محل شیشوں سے بنایا گیا ہے۔تو اس نے کہا میں اسلام لاتی ہوں اور سلیمان کے ساتھ اللہ تعالی پر ایمان لاتی ہوں۔اس نے کہا کہ اے میرے رب میں اپنے اوپر ظلم کرتی رہی یعنی شرک کرتی رہی... قران پاک میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

بے شک شرک عظیم ظلم ہے۔اللہ تعالی نے قرآن پاک میں تمام گناہوں کی معافی کا وعدہ تو کرتا ہے مگر شرک کی معافی ہرگز نہیں۔۔۔

اپ نے دیکھا کہ ملکہ اپنے علم اور دانائی کی بدولت شرک سے بچ گئی۔۔۔۔ اسلام لائی اور ایمان والی بن گئی

سوال۔۔۔ان ایات میں ہدہد جو وزیر اطلاعات ہے اس نے کیا خبر دی اور تبلیغ کا کیا پیغام دیا.

جواب ..اس نے توقف کیا یعنی تھوڑا سانس لیا اور کہا۔میں اپ کے پاس وہ خبر لایا ہوں۔جو اپ نہیں جانتے..میں اپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔بے شک میں نے وہاں

ایک عورت کو پایا ہے. جوان پر حکومت کرتی ہے. اور اسے ہر چیز دی گئی ہے. اس کا ایک بہت بڑا تخت ہے.. میں. نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے... اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوبصورت کر دیے ہیں.... بس اس نے ان کو سیدھے راستے سے روک دیا ہے. سو وہ ہدایت پر نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہیں کرتے۔ جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرتا ہے..... اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو.. اللہ ہی ہے. اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو عرش عظیم کا رب ہے..

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہدہد بھی ایک معجزہ ہے۔ جو باتیں کرتا ہے اور سمجھتا ہے۔ اور اس کے پاس اللہ تعالیٰ کے بارے میں گراں قدر علم موجود ہے۔

.

جس طرح فرعون کے پاس ایک رسول آیا تھا اسی طرح ہمارے پاس صرف رسول ﷺ آئے ہیں۔ کوئی صحابی یا امام اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف نہیں بھیجا۔۔

سورہ مزمل۔ آیات 15 تا 16۔ پارہ 29

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔ جو تم پر گواہی دے گا۔ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول کو بھیجا تھا پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ قیامت والے دن رسول ﷺ ہم پر گواہ ہوں گے جس طرح فرعون پر موسیٰؑ گواہ ہوں گے۔ کوئی صحابی یا امام ہم پر گواہ نہیں ہوگا۔۔

خواتین وحضرات!

آئیں اس ایت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف صرف ایک رسول ﷺ کو بھیجا ہے۔ جو ہم پر گواہی دے گا۔ جس طرح فرعون کی طرف موسیٰؑ کو بھیجا تھا۔ جو فرعون پر گواہی دیں گے یاد رہے کہ ہماری طرف کسی راوی کو نہیں بھیجا۔ یاد رہے کہ پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی۔ تمام لوگ فرقوں پر ہیں یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ نافرمانی ہے۔ ان کے لائے پیغام سے مرتد ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بے شک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

سورہ مزمل۔ آیات 15 تا 19۔ پارہ 29

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔ جو تم پر گواہی دے گا۔ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول کو بھیجا تھا پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔ پھر اگر تم بھی کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گی اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ بے شک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کو فرعون کی طرف گواہ بنا کر بھیجا تھا۔ کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔ کیا ہم نے قرآن پاک کی نصیحت کو سمجھ لیا ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے رسول کی اطاعت اس نصیحت یعنی قرآن پاک کے راستے کو اختیار کرنے میں ہے۔ اسے اطیعو اللہ واطیعو الرسول کہتے ہیں۔ مگر تمام لوگ فرقوں پر ہیں یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ نافرمانی ہے۔ ان کے لائے پیغام سے مرتد ہونا ہے۔

ایمان لانے کا یہ طریقہ ہے۔ جو لوگ رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ یہود ونصاریٰ ہیں۔ اور مشرک ہیں۔ وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ نافرمانی ہے۔ ان کے لائے پیغام سے مرتد ہونا ہے۔ یہ توہین رسالت ہے۔

سورہ البقرہ۔ آیات 135 تا 137 پارہ 1

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا یعنی یکسو تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو

دیں گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا یعنی یکسو تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ اس طرح ایمان نہ لائیں یعنی پھر جائیں تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔ اگر ہم بھی اس طریقے پر ایمان نہ لائے۔ تو بے جا ضد میں پڑنے والے ہیں۔

آج ہمیں کوئی کہے۔ کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔ بریلوی بن جاؤ۔ یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔ وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ ہرگز نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا یعنی یکسو تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔۔ ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔

تمام لوگ کلمہ پڑھ کر مسلم بنتے ہیں۔ اور کلمہ پڑھ کر مرتے ہیں۔ یہ ایمان پر نہ جینا ہے اور نہ مرنا ہے۔

ایمان لانے کا اور اسلام لانے کا یہ طریقہ ہے۔ جو ان آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ جو لوگ رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر ایمان اور اسلام نہیں لاتے۔ اس اسلام کے سوا جو کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ نافرمانی ہے۔ ان کے لائے پیغام سے مرتد ہونا ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 83 تا 85۔ پارہ 3

پھر کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چار و نا چار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرنا چاہے گا اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور قرآن پر ایمان لائے اور جو دوسرے پیغمبروں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے یعنی غلام بن جاؤ

سورہ آل عمرآن آیات 77 تا 80 پارہ 3

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔ اور نہ ان کی

طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کواس طرح الجھا دیتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم سکھاتے ہو۔اور تم اس کو خود بھی پڑھتے ہو اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ فرقہ پرست لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ وضاحت کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کررہے ہیں جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے یعنی غلام بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اللہ کے غلام بن جاؤ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا

خواتین وحضرات!

بہت سے فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ تمام فرقے رسولؐ کی اطاعت کررہے ہیں اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اس کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔اور رسول کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے۔کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلمہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرما بردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے دائرے میں غور کریں۔ پہلے تمام نبی بھی رسول ﷺ پر ایمان لائے۔پھر رسول ﷺ نے بھی ان کی تصدیق کی یعنی ان پر ایمان لائے۔

یاد رہے کہ پہلے تمام نبی بھی۔۔رسول ﷺ پر ایمان لائے۔کسی راوی یا نام نہاد امام پر ایمان نہیں لائے۔

اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے وعدہ لیا۔کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے. جو ان کی تصدیق کرے. جو تمہارے پاس ہیں... تو تم اس پر ضرور ایمان لانا. اور اس کی مدد کرنا.

سورہ ال عمران ایات 81 تا 82 پارہ نمبر 3

اور جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا۔کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے. جو ان کی تصدیق کرے . جو تمہارے پاس ہیں... تو تم اس پر ضرور ایمان لانا. اور اس کی مدد کرنا. اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو. اور میرا یہ عہد قبول کرتے ہو. انہوں نے کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں.. اللہ تعالیٰ نے کہا . تو آپ گواہ رہو. اور میں تمہارے ساتھ خود گواہوں میں سے ہوں. پھر جو کوئی اس کے بعد پھر جائے یعنی مرتد ہو جائے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں.

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دائرہ مقرر کردیا۔ اس دائرے کے علاوہ کوئی رسول نہیں۔پہلے نبیوں نے رسول ﷺ کی تصدیق کی۔

اور رسول ﷺ نے اپنی کتاب کے ذریعے پہلے رسولوں کی تصدیق کی۔۔۔

اپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمام رسولوں سے عہد لیا اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا. اور اقرار لیا اور ان کو گواہ بنایا اور اللہ تعالیٰ خود بھی گواہ بنے... رسول ﷺ لے علاوہ کسی دوسرے بندے کا نام نہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ خاتم النبین رسول ﷺ کے عاوہ کسی کے پاس وحی نہیں ہے

رسول ﷺ کا اپنی قوم سے خطاب

سورہ بنی اسرائیل ۔آیات 88 تا 98۔ پارہ 15

آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔لوگوں کے پاس جب ہدایت آگئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کس چیز نے روکا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے آپ ﷺ کہیے کہ اگر زمین پر فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ان کے لئے کوئی فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے آپ ﷺ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان بس اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام رسول ﷺ کا خطاب موجود ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا ہوں لوگوں کے پاس جب ہدایت یعنی قرآن آ گیا تو اس کو ماننے سے کس چیز نے روکا ہے جو وہ یہ کہتے ہیں کہ ایک انسان کس طرح رسول ہو سکتا ہے تو ان لوگوں کیلئے جواب یہ ہے کہ اگر زمین میں فرشتے زندگی بسر کرتے تو ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو رسول بنا کر بھیجنا تھا مگر زمین پر چونکہ انسان بستے ہیں لہذا انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا گیا اور اس بات کیلئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

نوحؑ کا اپنی قوم سے خطاب۔

سورہ اعراف ۔آیات 60 تا 64۔ پارہ 8

ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔پھر اُس نے کہا۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔بے شک میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔اس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تمہیں واضح گمراہی میں دیکھتے ہیں۔نوح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کی کوئی بات نہیں ہے۔بلکہ میں تو تمام جہانوں کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں میں تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم رکھتا ہوں اور تم علم نہیں رکھتے۔کیا تمہیں تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت ایک ایسے آدمی کے ذریعے آئی ہے جو تم میں سے ہی ہے تا کہ تمہیں خبردار کرے۔اور تم پرہیزگار بن جاؤ تا کہ تم پر رحم کیا جائے پھر انہوں نے نوح علیہ السلام کو جھٹلا دیا تو ہم نے اُسکو اور جو کشتی میں سوار تھے نجات دی۔اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ان کو ہم نے غرق کر دیا بیشک وہ اندھے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت نوحؑ کا خطاب سنایا گیا ہے۔کہ لوگ صرف اس لیے ان کو گمراہ کہہ رہے ہیں کہ وہ انہیں میں سے تھے۔حالانکہ اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب تھی۔لیکن انہوں نے حضرت نوحؑ کی ایک نہ سنی۔ان کو جھٹلا دیا۔دراصل انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔وہ غرق ہو گئے۔ اور جن لوگوں نہیں جھٹلایا تھا۔وہ بچ گئے۔حالانکہ نُصحت تو نوحؑ کے پاس تھی جسے وہ نصیحت کہہ رہے ہیں۔لیکن کافر نوحؑ کو واضح گمراہ کہہ رہے ہیں۔۔یعنی بے خبر انسان کہہ رہے ہیں۔ جبکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے واضح نافرمان۔اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے۔جبکہ کشتی میں سوار افراد نصیحت ماننے والے تھے۔جنہوں نے نجات پائی۔

نوٹ؟؟؟؟؟

اطیعو اللہ و اطیعو الرسول والے لوگ وہ ہیں۔جو نصیحت والے تھے۔۔۔جو کشتی میں نوحؑ کے ساتھ بیٹھے تھے۔

ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے۔ہم نصیحت والے ہیں۔یعنی قرآن پاک والے ہیں یا وہ فرقہ پرست ہیں۔جو تشریح کی آڑ میں قرآن پاک کو جھٹلانے والے ہیں۔

عذاب کن پر آئیگا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے تھامنے والوں پر یا جھٹلانے والوں پر۔۔۔۔۔

آئیں قرآن پاک کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرتے ہیں۔تا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

سورہ شعراء آیت 196 پارہ 19

اور بے شک یہ قرآن پاک پہلی کتابوں میں بھی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ کہ یہی قرآن پہلی کتابوں میں بھی تھا۔یعنی یہی تعلیمات تھیں۔

سورہ حمٰ السجدہ آیت 43 کا پہلا حصہ پارہ 24

آپ ﷺ سے جو کہا جاتا ہے۔یہ وہی ہے۔جو پہلے رسولوں سے کہا گیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ جو آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔یہی کچھ پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا تھا۔

سورہ القصص آیت 51 پارہ20
اور بیشک لوگوں کے لیے،ہم اپنا کلام مسلسل بھیجتے رہیں ہیں۔تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔
خواتین وحضرات
جب سے دنیا بنی ہے۔اللہ تعالیٰ انسان کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ سے اپنا کلام بھیجتے رہے ہیں۔تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے نصیحت حاصل کرسکیں۔غور کریں۔اسلیے اللہ تعالیٰ صرف اپنا کلام بھیجتے ہیں۔

سورہ فاطر آیت 31 پارہ22
اور ہم نے آپ ﷺ کی طرف کتاب وحی کی ہے۔وہی سچ ہےاوراس سے پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں سے خوب باخبر دیکھنے والا ہے۔
خواتین وحضرات
ہمارے پاس قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی وحی کی صورت میں موجود ہے۔جو سچ ہے۔یہ قرآن پاک اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔نہ کہ بعد والی کسی کتاب کی تصدیق
یادرہے کہ صرف رسول ﷺ خبردار کرنے والے ہیں۔اورکوئی راوی یا صحابہ میں سے کوئی بھی رسول نہیں۔۔۔۔

سورہ فاطر آیات23 تا26 پارہ22
آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔بے شک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اورکوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔اوراگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو جولوگ ان سے پہلے گزرے ہیں۔وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کرآئے۔پھرجن لوگوں نے کفر کیا۔میں نے انہیں پکڑلیا۔تو پھر میرا عذاب کیسا تھا۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔بے شک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ یعنی قرآن پاک کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اورکوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔اوراگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو جولوگ ان سے پہلے گزرے ہیں۔وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کرآئے۔پھرجن لوگوں نے کفر کیا۔میں نے انہیں پکڑلیا۔تو پھر میرا عذاب کیسا تھا۔
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ہم نے جب بھی کوئی رسول کسی امت میں بھیجا تو لوگوں نے اسے جھٹلایا۔یعنی جو بھی کتاب اسے دی گئی۔اس کی قدر نہ کی گئی۔بلکہ اسے جھٹلایا گیا۔اوراگر یہ لوگ رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔جیسا کہ پہلے لوگوں نے کفر کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں پکڑلیا۔
ان آیات سے ہمیں پتہ چلا۔کہ پہلے لوگ بھی کفر کرتے تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں پکڑلیا۔
جیسا کہ قرآن پاک کے ساتھ کیا گیا ہے۔فرقوں کی آڑ میں قرآن پاک کی ساری تعلیمات کو جھٹلایا گیا ہے۔اورمختلف فرقے یعنی گروہ بن چکے ہیں۔

یادرہے کہ صرف رسول ﷺ خبردار کرنے والے ہیں۔اورکوئی راوی یا صحابہ میں سے کوئی بھی خبردار کرنے والا نہیں۔۔۔۔

سورہ نجم آیت56 پارہ27
یہ ایک خبردار کرنے والا ہے۔پہلے خبردار کرنے والوں میں سے۔
خواتین وحضرات
خبردار کرنے والے کا مطلب ہے"رسول"یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے زریعے خبردار کرنے والے۔جس طرح پہلے رسول اللہ تعالیٰ کے پیغام سے خبردار کرتے تھے۔ اسی طرح رسول ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے زریعے خبردار کرنے والے ہیں۔یعنی رسول ﷺ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔رسول ﷺ پر رسولوں کا سلسلہ ختم ہوچکا۔
قرآن پاک میں اس حد تک لکھا ہوا ہے۔کہ محمد ﷺ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔مگر وہ خاتم النبین ہیں۔۔۔یعنی ان پر نبوت ختم ہوچکی ہے۔جیسا کہ لوگ احادیث کو وحی کہتے ہیں۔اس طرح اس ضمن میں آنے والے راوی رسول ﷺ کے مقابلے پر آجاتے ہیں۔

یاد رہے کہ رسول ﷺ کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا۔کیونکہ وحی صرف ان کے پاس ہے۔

سورہ یاسین آیت3 پارہ22
بے شک آپ ﷺ رسولوں میں سے ہیں۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک رسول ﷺ کے بارے میں بتایا کہ آپ ﷺ رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ان کے بعد کوئی رسول نہیں۔کوئی وحی

نہیں۔

سورہ البقرہ آیت 252 پارہ 2

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔اور آپ ﷺ بیشک رسولوں میں سے ہیں۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ کے علاوہ کوئی راوی کوئی امام رسول نہیں ہے۔جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی وحی ہو۔

سورہ انبیاء۔آیات 48 تا 50 پارہ 17

اور بلاشبہ ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو جو کتاب دی تھی وہ سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی تھی اور ایسے پرہیزگاروں کیلئے روشنی اور نصیحت تھی جو اپنے پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے تھے اور وہ روز قیامت سے بھی ڈرتے تھے اور یہ قرآن بھی ایسی ہی بابرکت نصیحت ہے۔جیسے ہم نے نازل کیا ہے پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تورات سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب تھی تورات سے اپنی اصلاح کرنے والے پرہیزگاروں کیلئے روشنی اور نصیحت تھی جو بغیر دیکھے رب سے ڈرتے ہیں اور قیامت کے دن سے بھی ڈرتے ہیں اور یہ قرآن بھی ایسی بابرکت نصیحت ہے پرہیزگاروں کیلئے پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔

رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں جس طرح لوگوں نے فرقے بنائے ہیں۔کیا اس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی۔کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اجازت دی ہے۔کہ ہم رسول ﷺ کی نقالی کریں۔جسے سنت کہتے ہیں۔

سورہ نساء آیت 64 کا پہلا حصہ پارہ 5

اور ہم تو رسول صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اُس کی اطاعت کی جائے۔

خواتین وحضرات

رسول کا مطلب ہے پیغام پہنچانے والا۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ ہم تو پیغام پہنچانے والا صرف اس لیے بھیجتے ہیں، تاکہ ہمارے اجازت کے مطابق اُس کی اطاعت کی جائے اس کا مطلب یہ ہے۔کہ ہم نے خود رسول کی اطاعت کے طریقے ایجاد نہیں کرنے۔جیسا کہ فرقہ پرستوں نے ایجاد کرر کھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے مطابق رسول کی اطاعت کرنی ہے۔یعنی قرآن پاک سے اس بات کو سمجھنا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کی اجازت کس طرح دی ہے۔یاد رہے کہ یہ فرقے ہمارے ایجاد کردہ ہیں۔یہ ہمارے باپ دادا نے بنائے ہیں۔اور ابھی نئے فرقے بن رہے ہیں۔ہم اندھوں کیطرح ان راستوں پر چل رہے ہیں۔رسول ﷺ کا کوئی فرقہ نہیں تھا۔آپ صرف قرآن کی اطاعت کرتے تھے۔اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کرنی ہے۔اسے کہتے ہیں اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن پاک کا نام لیا ہے۔اور اسی کے زریعے خبردار ہونے کا حکم ہے۔۔۔نقلی وحی یعنی احادیث کے بارے میں کوئی حکم نہیں۔

سورہ ابراہیم آیات 52 پارہ 13

یہ قرآن لوگوں کے لیے پیغام ہے۔تاکہ وہ اس کے ذریعے خبردار کیے جائیں۔اور تاکہ وہ جان لیں۔کہ وہی اکیلا معبود ہے۔اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور تاکہ وہ جان لیں۔کہ وہی اکیلا معبود ہے۔تاکہ عقل والے لوگ نصیحت حاصل کریں۔

سورہ النحل آیت 35 کا آخری حصہ پارہ 14

رسولوں پر صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ واضح طور پر پیغام پہنچادیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسولوں کی صرف یہی ذمہ داری ہوتی ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو وضاحت سے پہنچادیں۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیت 93 کا آخری حصہ۔پارہ 15

آپ ﷺ کہیے میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف قرآن پاک پہنچانے والا انسان ہوں۔

سورہ آل عمران آیات 144 پارہ 4

ااور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ محمد ﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیے جائیں۔تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

سورہ المائدہ آیت 67 پارہ 6

جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو۔اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ صرف قرآن لوگوں تک پہنچایئے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔

جسطرح اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کی طرف وحی کی۔اسی طرح دوسرے انبیاء کی طرف بھی وحی کی۔.........جس طرح پہلی امتوں پر وحی حجت ہے اسی طرح ہم پر حجت یعنی دلیل صرف قرآن پاک ہے۔

سورہ نساء۔آیات 163 تا 170۔پارہ 6

ہم نے آپ ﷺ کی طرف اُسی طرح وحی کی ہے جس طرح نوح علیہ السلام اور اس کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام، اسماعیلؑ، اسحٰق ،یعقوب اور اس کی اولاد،اور عیسیٰ اور ایوب، یونس اور ہارون، سلیمان (علیہم السلام) کی طرف وحی بھیجی تھی اور داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی تھی اور کتنے ہی رسول ہیں جن کا ذکر ہم پہلے آپ ﷺ سے کر چکے ہیں اور کتنے رسول ایسے ہیں جن کا ذکر آپ ﷺ سے نہیں کیا ان سب رسولوں کو ہم نے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تھا تاکہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں سیدھا راستہ دکھائے گا سوائے جہنم کے راستے کے۔جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بڑا آسان ہے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس رسول ﷺ سچ یعنی قرآن لے کر آ گیا ہے بس تم اس پر ایمان لے آؤ۔تو تمہارے لئے بہتر ہے اور کفر کرو گے۔تو زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دنیا میں رسولوں کے آنے کے مقصد کو بیان کر رہے ہیں۔تمام رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام۔جس میں خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے پیغام ہوتے ہیں۔وہ لوگوں تک پہنچاتے ہیں تاکہ قیامت والے دن لوگ اعتراض نہ کر سکیں کوئی دلیل پیش نہ کر سکیں ۔کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کے پیغام کا پتہ ہی نہ تھا۔باتوں کا پتہ ہی نہ تھا۔

خواتین وحضرات

آیت کے الفاظ نوٹ کریں۔جنھوں نے کفر کیا ۔اور ظلم کیا۔اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔اور نہ جہنم کے علاوہ دوسرا راستہ دکھائے گا۔قرآن پاک میں کفر کرنے والا فرقہ بنانے والے کو کہا گیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جنھوں نے کفر کیا ہے وہی ظلم کرنے والے ہیں۔یعنی فرقہ بنانے والے ہی ظالم ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اپنا راستہ کہہ رہے ہیں اس کو اپنا علم کہہ رہے ہیں اور اس کیلئے گواہی دے رہے ہیں۔جو لوگ کفر کرنے والے ہیں یعنی فرقے بنانے والے ہیں یعنی ظلم کرنے والے ہیں۔جو قرآن پاک سے روکتے ہیں۔انہیں اللہ

تعالیٰ ہر گز نہیں بخشے گا اور نہ جہنم کے سوا نہیں کوئی اور راستہ دکھائے گا ان کا ایک ہی راستہ ہے جہنم ۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ رسول ﷺ آپ کے پاس سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ گیا ہے اس پر ایمان لے آؤ یعنی اس کو سچ مانو اور اس کی اطاعت کرو تو تمہارے لے بہتر ہے اگر تم کفر کرو گے یعنی فرقے بناؤ گے ۔ تو یاد رکھو کہ زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہی ہے ۔

رسول ﷺ کو قرآن پاک میں تبدیلی یا اس کے ساتھ اپنی بات شامل کرنے کی اجازت نہیں تھی ۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں ۔

آج ہم قرآن پاک سے دیکھیں گے ۔ کہ کیا رسول اپنے اختیار سے اللہ تعالیٰ کی ڈکشنری میں تبدیلی کر سکتے ہیں ۔

سورہ حٰم السجدہ آیت 40 تا 43 پارہ 24

بیشک جو لوگ ہماری آیات سے گمراہی اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں پھر کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے ۔ یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا ۔ تم جو چاہتے ہو کرو ۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو ۔ اللہ اسے خوب دیکھتا ہے ۔ بے شک جو لوگ نصیحت یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہوئے ۔ جب وہ ان کے پاس آیا ۔ اور بے شک وہ تو ایک بڑی زبردست کتاب ہے ۔ جس میں جھوٹ نہ آگے سے آ سکتا ہے ۔ اور نہ پیچھے سے ۔ یہ حکمت والے لائق ستائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے ۔ اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے ۔ وہ وہی ہے ۔ جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا ۔ بیشک آپ کا رب بڑا معاف کرنے والا ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ۔ کہ قرآن پاک وہ کتاب ہے ۔ جو پہلے رسولوں کو بھی دی گئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے ۔ وہ وہی ہے ۔ جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا ۔ اس بات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے بارے میں معلومات ہمیں رسولوں والے واقعات سے ملیں گی ۔ کہ جب وہ رسول یہی کلام اپنی قوم کے پاس لے جاتے تھے ۔ تو وہ کیا سلوک کرتے تھے ۔ اور ہم نے کیا سلوک کیا ہے ۔ ہم میں اور اُن قوموں میں کیا فرق ہے ۔ ہم غور کریں گے ۔ کہ اس پیغام کے ساتھ چودہ سو سال ہم کیا سلوک کرتے رہے ۔ کیا ہم ایمان کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے ۔ کیا ہم مسلمان کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے ۔ کیا ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کا مطلب قرآن پاک سے سمجھ پائے ۔

اُن واقعات سے ہم اپنا تعین کریں گے ۔ کہ ہم کیا ہیں کافر ہیں یا مسلمان ۔ ہم جو اپنے آپ کو کہیں گے وہ اس وقت تک نہیں بن سکتے ۔ جب وہ قرآن پاک کے عین مطابق نہ ہو ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ بیشک جو لوگ ہماری آیات سے گمراہی اختیار کرتے ہیں ، وہ ہم سے پوشیدہ نہیں پھر کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے ۔ یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا ۔ تم جو چاہتے ہو کرو ۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو ۔ اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھتا ہے ۔ بے شک جو لوگ نصیحت یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہوئے ۔ جب وہ ان کے پاس آیا ۔ اور بے شک وہ تو ایک بڑی زبردست کتاب ہے ۔ جس میں جھوٹ نہ آگے سے آ سکتا ہے ۔ اور نہ پیچھے سے ۔ یہ حکمت والے لائق ستائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے ۔ اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے ۔ وہ وہی ہے ۔ جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا ۔ بیشک آپ کا رب بڑا بخشنے والا اور ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے ۔

سورہ یونس آیات 15 تا 17 پارہ 11

جب ان پر ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھی جاتیں ہیں ۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں تبدیلی کرو کہہ دو کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسکو بدل دوں ۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے ۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں بیشک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ۔ کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمھارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا ۔ اور اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے ۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے ۔ بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے فرمایا ۔ کہ مجھے قرآن میں تبدیلی کا کوئی حق نہیں ۔ میں تو صرف اسکی اطاعت کرتا ہوں ۔ جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے ۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کو حق نہیں دیا گیا تھا کہ وہ قرآن میں تبدیلی کر سکیں کہ پھر ہر فرقے کے نام نہاد مفسر اور عالم کو کس نے حق دیا کہ رسول ﷺ کے نام پر قرآن کی تفسیر کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کی سچی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا پھرے ۔ اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا جائے ۔ ایسے تمام لوگ ظالم ہیں اور یہ کبھی کامیاب نہیں ہونگے ۔ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

کا کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ بڑے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ظلم کا طوق ان کے گلے میں پڑ کر رہے گا۔

سورہ الحاقہ آیات 43 تا 48 پارہ 29

اور یہ قرآن پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔ اور اگر وہ کوئی بات خود سے بنا کر ہمارے زمہ لگا تا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔ اور اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔ پھر تم میں سے کوئی ہمیں روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بیشک یہ تو پرہیز گاروں کے لیے نصیحت ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔ اور بلا شبہ یہ کافروں کے لیے حسرت کا باعث ہو گا۔ اور بے شک یہ قرآن تو یقینی سچائی ہے۔ پس آپ ﷺ اپنے رب کی تسبیح کرتے رہیے۔ جو بڑی عظمت والا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو قرآن کے ساتھ اپنی بات شامل کرنے کی اجازت نہ تھی۔ پھر ان فرقہ پرستوں کو کس نے اجازت دی۔ کہ قرآن کے ساتھ حدیثوں کو برابر کیا جائے۔ اور اُسے دین بنا لیا جائے۔ اور فرقہ پرست خدا بن کر لوگوں کے بارے میں غلط ملط فتوے دیتے رہیں۔ اور خود قرآن پاک کے سخت نافرمان ہوں۔ اور قرآن کی الف ب سے ناواقف ہوں۔ اور قیامت والے دن رسول ان کیخلاف گواہ ہوں گے۔ یہ ہے فرقہ پرستوں کا اصل چہرہ۔۔۔ جنھوں نے حدیثوں کو قرآن سے بڑا اونچا کر دیا ہے۔ اور قرآن پاک یعنی جو پیغام رسول ﷺ لائے تھے اُس کو بغیر سمجھے عربی میں رٹا جا رہا ہے۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 73 تا 75 پارہ 15

جو وحی کی چیز ہم نے آپ ﷺ پر نازل کی ہے۔ اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو فتنے میں ڈال کر اس وحی سے بہکا دیں۔ تاکہ تم اسکے علاوہ ہم پر جھوٹ بناؤ۔ اور اس صورت میں تمھیں وہ دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے۔ یقیناً قریب تھا۔ کہ آپ ﷺ ضرور اُن کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے۔ اس صورت میں ہم آپ ﷺ کو زندگی میں بھی دوگنی عذاب کا مزہ چکھاتے اور موت کے بعد بھی دوگنی سزا دیتے۔ پھر آپ ﷺ کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو وحی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بات منسوب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

خواتین وحضرات۔

لوگوں نے آپ ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ جھوٹ شامل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ثابت قدم رکھا۔ اگر ہم نے بھی ثابت قدم رہنا ہے۔ تو ہمیں بھی وحی کیساتھ اور کسی کی طرف جھکنے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ یہ سزا ہمارا مقدر بن جائے گی۔

سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔ پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔ تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا ہے۔ تاکہ وہ معلوم کریں۔ کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔ اور جو ان کے پاس ہے۔ اس کے احاطہ علم میں ہے۔ اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین وحضرات۔

تمام دنیا میں اس بات کے لیے جھگڑا ہوتا ہے۔ کہ درست دین کون سا ہے۔ یہ ایک غیب کا علم ہے۔ کہ درست دین کون سا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں میں سے جسے چاہتے ہیں۔ یہ علم اُسے دیتے ہیں۔ یہ آیات اسی بارے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔ یعنی کسی پیغام پہنچانے والے کو غیب کا علم دیتے ہیں۔ تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتے ہیں۔ تاکہ محافظ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔ جو وحی کا علم ہوتا ہے۔ اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔ جو رسولوں کے پاس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احاطہ میں ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے گن کر رکھا ہوتا ہے۔

سورہ المائدہ آیت 43 پارہ 6

اور وہ آپ ﷺ کو کیسے منصف بنا رہے ہیں۔ حالانکہ اُن کے پاس تورات موجود ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہے۔ پھر وہ اس کے بعد پھر جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اُن لوگوں کی بات ہو رہی ہے۔ جو تورات میں کسی حکم کے ہوتے ہوئے بھی رسول ﷺ کو حاکم بنا رہے تھے۔ منصف بنا رہے تھے

۔ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ ہمارے پاس قرآن پاک موجود ہے۔ہم کس طرح فرقوں کو اپنا منصف بناتے ہیں۔حاکم بناتے ہیں۔اس لیے کہ ہم ایمان والے نہیں ہیں۔آپ نے دیکھا کہ کتاب منصف ہوتی ہے۔جو رسول لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔اور نہ بھلائی دینا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔یعنی اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔۔ ---------------یعنی جو حکم اور پیغام رسول ﷺ نے پہنچائے۔۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکومت یعنی اپنی گورنمنٹ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔مگر ہمارے ہاں مذہبی فرقہ باز حکومت کی اطاعت کے بجائے غداری اور سرکشی سکھاتے ہیں۔۔

سورہ النساء آیت نمبر 59

ترجمہ:

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔پھر اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرو۔ یعنی قران پاک کی طرف لوٹا دو۔یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ اس ایت میں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔اور حکومت والوں کی اطاعت کرو

اپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نے ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے اور حکومت والوں کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔یعنی اگر ہمارا کوئی مسئلہ ہے تو تو ہم اللہ تعالی اور اس کے رسول سے رجوع کریں گے۔اگر ہمیں وہاں سے کوئی واضح سمجھ نہیں اتی تو ہم پھر حکومت یعنی جو ہماری عدالتیں تھانے ہیں تو ان کی اطاعت کریں گے کہ وہ کیا کہتے ہیں وہاں گر پھر بھی ایسا کوئی مسئلہ ہو کہ اختلاف ہو جائے تو اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ تو اس بات کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

خواتین وحضرات!

۔اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا۔اور احادیث کے زریعے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا۔جیسا کہ ہر فرقے کا امام کہتا ہے۔۔ان اماموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔کیونکہ ان اماموں نے اس دین میں فرقے بنائے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر مکمل کیا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا اعلان۔

کہ رسول ﷺ کا فرقے بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں! اس اعلان کو سمجھنے کے بعد ہم وہ آیات دیکھیں گے۔جو اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کے بارے میں ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت حاصل کرنے کا طریقہ موجود ہے۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا۔کہ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔جنہوں نے دین میں فرقے بنائے ہیں۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔اور رسول ﷺ کا دین اختیار کرنا ہوگا۔رسول ﷺ کا دین صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی

تھا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یادرکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔

یادرکھیں کہ کوئی حدیث کی کتاب فیصلہ کرنے والی نہیں ہے۔سوائے قرآن پاک کے۔

سورہ طارق آیات 13 تا14 پارہ30

بے شک یہ قرآن پاک ایک فیصلہ کردینے والا کلام ہے۔اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنا کہ قرآن پاک فیصلے کرنے والا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اوراس میں کوئی ہنسی کی بات نہیں ہے۔یعنی اس میں کوئی مذاق نہیں ہے۔یادرکھیں کہ کوئی حدیث کی کتاب فیصلہ کرنے والی نہیں ہے۔

سورہ احقاف۔آیت 35 کا آخری حصہ۔پارہ 26

اس (پیغام یعنی قرآن پاک) کو پہنچا دیجیے اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو قرآن پاک کے پیغام کو پہنچانے کا حکم دے رہے ہیں اب وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو قرآن پاک کے نافرمان ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے نافرمان ہوں گے۔

نام نہاد امام اور فرقہ پرست ان ادھوری ایات کے زریعے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔اور اس سے احادیث کی کتابیں ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔حالانکہ یہ آیات قرآن پاک کے بارے میں ہیں۔کیا ان آیات میں راویوں کا کوئی نام لکھا ہے۔آج پوری آیات دیکھیں۔

سورہ نجم آیات 3 تا5 پارہ27

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا ۔یہ اور کچھ نہیں ہے۔بس وحی ہے جو وحی کیا گیا ہے جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ وحی ہے۔اس میں رسول ﷺ نے اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولا۔یعنی یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔یہ قوتوں والا کون ہے جس نے رسول ﷺ کو وحی سکھائی ۔

آئیں دیکھیں کہ قرآن پاک کس نے سکھایا

سورہ رحمان آیات 1 تا 2 پارہ27

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا ۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا ۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سکھایا۔

تمام نام نہاد امام اطیعواللہ واطیعوالرسول کے لیے دلیل کے طور پر یہ مکمل ایت کے بجائے ادھوری ایت سنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں

۔آج پوری ایت دیکھیں اورقرآن پاک سے چیک کریں۔آپ دیکھیں گے کہ یہ آیت صحابہ کے بارے میں تھی۔۔۔اس آیت کا مکمل ترجمہ دیکھیں۔ تا کہ نام نہاد اماموں کا جھوٹ آپ کے سامنے آجائے۔

سورہ حشر۔آیت 7۔پارہ نمبر 28

جو مال فے یعنی مال مفت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو بستیوں والوں سے دلوایا تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ اور رشتہ دار اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تا کہ جو لوگ تم میں سے دولت مند ہیں ان ہی کے درمیان نہ گھومتا رہے اور جو کچھ تمہیں رسولؐ دیں وہ لے لو جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس مال کی بات ہو رہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول کو بغیر لڑے بستیوں سے دلوایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ یہ سارا مال تمہارا نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سے اس میں حصہ دار ہیں جو رسول تمہیں مال دیں وہ لے لو اور جس مال سے روک دیں اس سے رک جاؤ یعنی رسولؐ کو پریشان نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کی اطاعت حمایت اور مدد کرنے والا اس انسان کو کہا ہے۔جو رسول ﷺ پر ایمان لائے اور اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے۔جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔جبکہ سورہ فرقان کی ایت 30 اور 31 کے مطابق قرآن پاک چھوڑنے کی بدولت رسول ﷺ اپنے قوم کے خلاف گواہی دیں گے۔اور قرآن پاک چھوڑنے والے کو رسول کا مجرم اور دشمن کہا ہے۔۔۔۔

رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے لوگ وہ ہیں۔جو رسول ﷺ پر ایمان لائیں۔اس کی حمایت اور مدد کریں۔یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔

جو روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ رسول ﷺ خود بھی اللہ تعالیٰ اور اسکے کلام پر ایمان لاتا ہے۔اس رسول ﷺ کی اطاعت کی کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔اسے کہتے ہیں۔اطیعو اللہ واطیعو الرسول ۔۔۔۔۔۔۔ان آیات میں اطیعو اللہ واطیعو الرسول کو وضاحت سے سمجھایا گیا ہے۔اس میں ایسی کوئی بات نہیں کی گئی۔جس میں ذرا سا نکتہ بھی پایا جاتا ہو۔کہ رسول ﷺ کے تین سو سال بعد کسی حدیث کی کتاب کی اطاعت کرنے سے لوگ ہدایت پائیں گے۔یا یہ رسول کی اطاعت ہوگی۔بلکہ پورے قرآن پاک میں ایسی کوئی آیت نہیں۔۔۔۔استغفر اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سورہ اعراف۔آیات 157 اور 158 پارہ نمبر 9

جو لوگ اس رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں جو نبی اُمی ہے۔جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔وہ رسول ﷺ انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔لہٰذا جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔اور اس روشنی کی اطاعت کریں۔جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے لوگو۔میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ۔جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔لہٰذا تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نبی اُمی پر ایمان لاؤ۔جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے اور اُس کی اطاعت کرو۔تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔

۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔جو لوگ اس پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کرتے ہیں جو نبی اُمی ہے۔جس کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔وہ پیغام پہنچانے والا انہیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا ہے۔ان کے لیے پاکیزہ چیزیں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے۔اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔لہٰذا جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور مدد کریں۔اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔

اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔

لوگو۔میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا ہوں ۔جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔لہٰذا تم اللہ تعالیٰ

اور اُس کے پیغام پہنچانے والے اُمی نبی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ اور اُس کی اطاعت کرو۔ تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس روشنی کی اطاعت کرو۔ جو آپ ﷺ کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ اور اس قرآن کے زریعے وہ لوگوں کو تعلیمات دیتا ہے۔ اس قرآن کے زریعے وہ حلال وحرام کے بارے میں بتاتا ہے۔ نیکی اور بدی کی باتوں کو بتاتا ہے۔ اور ان سے وہ بوجھ اتارتا ہے۔ جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ یہی وہ پیغمبر ہے جس کا ذکر انہیں تورات اور انجیل میں ملتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ اس پیغام پہنچانے والے کو مانتے ہیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس قرآن پاک کی اطاعت کریں ۔ جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے ۔ وہی کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔ پھر یہی باتیں رسول ﷺ کرتے ہیں۔ کہ اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اللہ پر اور اس کے پیغام پہنچانے والے ان نبی اُمی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیعو اللہ واطیعو الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ رسول ﷺ پر ایمان لائیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں۔ اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کریں۔ جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ تو یہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے
پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اللہ پر اور اس کے پیغام پہنچانے والے نبی اُمی پر ایمان لاؤ۔ جو خود بھی اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ اس کی اطاعت کرو۔ تا کہ تم ہدایت پاؤ۔ یعنی ہم صرف اس طرح ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔ جب ہم رسول کی اطاعت کریں۔ وہ رسول ﷺ خود بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام یعنی قرآن پاک پر ایمان رکھتا ہے ۔ اس کی اطاعت کرو۔ تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام یعنی قرآن پاک پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کی اطاعت یہی ہے۔ کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام پر ایمان لائیں۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ اس طرح ہم ہدایت پا جائیں گے۔ اسے اطیعو اللہ واطیعو الرسول کہتے ہیں۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ اہل قرآن رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اہل قرآن رسول ﷺ پر ایمان لانے والے ان کی حمایت اور مدد کرنے والے ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

۔ سورہ ص۔ آیات 71 تا 88۔ پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ کچھ مدت بعد تمہیں خود ہی اس کی خبر ہو جائے گی۔